عَلیٰ جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ
پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اسے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جسمیں ترتیب خود اپنی حالت کے بدلنے کی

# سلسلۂ تفسیر کلامُ اللّٰہ

## نصف آخر سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان از رغ ۱۰ تا رغ ۲۰


ترجمہ و تشریح از قلم بندۂ ناچیز میاں حفیظ الرحمٰن۔ ایم اے (علیگ) پرنسپل
پنجابی اسلامیہ ہائر سکنڈری سکول۔ صدر بازار دہلی


با استفادہ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدینؒ و ترجمہ تفسیر ابن کثیرؒ المعروف بتفسیر محمدی


شائع کردہ:- دار القرآن والحدیث نسیم بلڈنگ
محلہ شیدی پورہ قرولباغ نئی دہلی
ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۴ھ
(در مطبع محبوب المطابع ....... جامع مسجد دہلی طبع شد)

بار اول چار ہزار — ہدیہ بارہ آنے

علیٰ جبل لرأیتہٗ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

سلسلۂ تفسیر

# کلامُ اللّٰہ

نصف آخر سُورۃ اٰلِ عِمران

ترجمہ و تشریح از قلم بندۂ ناچیز میاں حفیظ الرحمٰن۔ ایم اے (علیگ) پرنسپل

پنجابی اسلامیہ ہائر سکنڈری سکول۔ صدر بازار دہلی

بہ استفادۂ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدینؒ ترجمہ تفسیر ابن کثیرؒ المعروف بتفسیر محمدی

شائع کردہ:۔ دار القرآن والحدیث نسیم بلڈنگ
محلہ شیدی پورہ قرولباغ نئی دہلی
ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۴ھ
(در مطبع محبوب المطابع ......... جامع مسجد دہلی طبع شد)
بار اول چار ہزار
ہدیہ بارہ آنے

جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔ یہ وہ مضبوط کڑی ہے جو مسلمان مسلمان کو اس پختگی سے جوڑتی ہے کہ اگر دنیا بھر کی طاقتیں اس کڑی کو توڑنا چاہیں تو نہیں توڑ سکتیں ممکن نہیں کہ امریکہ کے ایک مسلمان کو تکلیف پہنچے اور ہندوستان کا مسلمان اس پر بے چین نہ ہو جائے اور اپنے امریکی بھائی کی تکلیف دور کرنے کے لیے حتی المقدور ہاتھ پاؤں نہ مارے۔ اسی دلی تعلق کا نام ہے اسلامی اخوت اور یہی وہ تعلق ہے جو ہمارے دوسرے تمام تعلقوں اور رشتوں پر حاوی ہے۔ باپ بیٹا، بہن بھائی، خاوند بیوی ٹوٹ سکتے ہیں لیکن مسلمان مسلمان نہیں ٹوٹ سکتا۔ نہیں ٹوٹ سکتا۔

اے پیارے بھائی! جس تعلق کو آپ اور میں اس قوت کے ساتھ اپنے درمیان محسوس کرتے ہیں آیئے! اس کا ذرا غور سے مشاہدہ تو کریں اور دیکھیں کہ آخر یہ کیا برقی لہر ہے جو کروڑہا مسلمانوں کے دلوں میں دوڑ رہی ہے اور ان کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔

(۱) "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش رات اور دن کا آنا جانا سمندر کی سطح پر تمہارے تجارتی مال سے لدے ہوئے جہازوں کا چلنا پھرنا آسمان سے اللہ تعالیٰ کا پانی برسانا اور اس پانی سے مردہ زمین کو زندہ کرنا۔ زمین پر ہزاروں قسم کے جانداروں کا وجود، مختلف سمتوں سے ہوا ان کا چلنا زمین و آسمان کے درمیان بادلوں کا مسخر ہونا علامات ہیں۔ (خدا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

## ایک بھائی کی اپنے کروڑوں بھائیوں سے

# اپیل

برادران اسلام! آپ کے اور میرے درمیان ممکن ہے رشتہ قرابت ہو، ممکن ہے رشتہ وطنیت ہو، ممکن ہے رشتہ رنگ و نسل ہو، ممکن ہے رشتہ پیشہ ہو، لیکن ان سب عارضی اور فنا ہونے والے رشتوں سے کہیں زیادہ مضبوط و استوار ایک اور رشتہ ہے وہ ہے رشتہ اسلام" یعنی آپ کا اور میرا معبود ایک۔ آپ کا اور میرا رہبر ایک۔ آپکے اور میرے درمیان خواہ کتنے ہی تنازعات رنجشیں یا اختلافات کیوں نہ پیدا ہو جائیں نہ باہمی لڑائی جھگڑوں سے ہم اللہ کے سوا معبود اختیار کرسکتے ہیں اور نہ برادرانہ شکر رنجیوں کی بنا پر ہم اپنے رہبر حقیقی کو چھوڑ کر دوسرے رہنما و رہبر اختیار کرسکتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول سے جو میرا تعلق ہے وہی آپ کا تعلق ہے۔ وہی روئے زمین کے ان کروڑوں انسانوں کا ہے

جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔ یہ وہ مضبوط کڑی ہے جو مسلمان مسلمان کو اس پختگی سے ملاتی ہے کہ اگر دنیا بھر کی طاقتیں اس کڑی کو توڑنا چاہیں تو نہیں توڑ سکتیں ممکن نہیں کہ امریکہ کے ایک مسلمان کو تکلیف پہنچے اور ہندوستان کا مسلمان اس پر بےچین نہ ہو جائے اور اپنے امریکی بھائی کی تکلیف دور کرنے کے لیے حتی المقدور ہاتھ پاؤں نہ مارے۔ اسی دلی تعلق کا نام ہے اسلامی اخوت اور یہی وہ تعلق ہے جو ہمارے دوسرے تمام تعلقوں اور رشتوں پر حاوی ہے۔ باپ بیٹا، بہن بھائی، خاوند بیوی کا رشتہ ٹوٹ سکتے ہیں لیکن مسلمان مسلمان نہیں ٹوٹ سکتا۔ نہیں ٹوٹ سکتا۔

اے پیارے بھائی! جس تعلق کو آپ اور ہم اس قوت کے ساتھ اپنے درمیان محسوس کرتے ہیں آیئے! اس کا ذرا غور سے مشاہدہ تو کریں اور دیکھیں کہ آخر یہ کیا برقی لہر ہے جو کروڑہا مسلمانوں کے دلوں میں یوں دوڑ رہی ہے اور ان کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔

(۱) "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش رات اور دن کا آنا جانا سمندر کی سطح پر تمہارے تجارتی مال سے لدے ہوئے جہازوں کا چلنا پھرنا آسمان سے اللہ تعالیٰ کا پانی برسانا اور اس پانی سے مردہ زمین کو زندہ کرنا۔ زمین پر ہزاروں قسم کے جانداروں کا وجود، مختلف سمتوں سے ہواؤں کا چلنا زمین و آسمان کے درمیان بادلوں کا مسخر ہونا علامات ہیں۔ (خدا کی

ہستی اور قدرت کی) ان لوگوں کے لئے جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں

(پ ۱۴ ع ۴)

(ب) مردہ زمین کو ہمارا زندہ کرنا اور اس میں سے انواع و اقسام
کے اناج پیدا کرنا جن کو لوگ کھاتے ہیں ان کے لئے نشانی ہے۔ اناج
کے علاوہ ہم زمین سے کھجور و انگور کے باغات پیدا کرتے ہیں اس کو پھاڑ
کر پانی کے چشمے نکالتے ہیں تاکہ لوگ زمین سے اُگے ہوئے پھل کھائیں
درآنحالیکہ ان کو ان کے ہاتھوں نے نہیں اُگایا کیا اس پر بھی یہ لوگ اپنے اس
محسن کا شکر ادا نہیں کرتے جس نے یہ نعمتیں ان کے لئے مہیا کیں وہ ذات
ہر قسم کے عیب، خامی اور کمزوری سے پاک ہے جس نے زمین سے اُگی
ہوئی ہر قسم کی نباتات کا نر و مادہ پیدا کیا۔ خود انسانوں میں تذکیر و تانیث
کا فرق قائم رکھا اور بہت سی ایسی مخلوقات ہیں جن کو لوگ جانتے بھی نہیں
جوڑے جوڑے بنائے اور ان کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے۔
جس کو ہم دن میں سے نکالتے ہیں اور جس کے آتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے
اور سورج بھی ایک علامت ہے جو اپنے مقررہ راستہ پر چلتا رہتا ہے۔
یہ کسی غالب اور صاحب علم مدبر کا نظام ہے اور چاند بھی ایک علامت ہے
جو مختلف منازل میں سے گذرنے کے بعد (جانے والے مہینہ کے آخر اور
آنے والے کے شروع میں) کھجور کی خشک شاخ کے مانند ہو جاتا ہے

نہ سورج چاند کو قصادم ہو سکتا ہے نہ رات اپنے مقررہ وقت سے پہلے
آ کر دن کے کچھ حصہ کو ختم کر سکتی ہے اور سورج چاند ستارے سب کے
سب آسمان میں گردش کرتے ہیں"۔ (پ ۲۳ ع ۲)

(ج) "یہ لوگ اپنے اوپر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کیوں نہیں دیکھتے
کہ آخر ہم نے اسے کیوں کر بنایا اور اس کو چاند سورج اور ستاروں سے کیونکر مزین
کیا اور اس میں کہیں بھی انکشاف یا سوراخ نہیں اور زمین کی طرف کیوں
نہیں دیکھتے کہ اس کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ نصب کئے اور اس
میں سے قسم قسم کی بارونق نباتات پیدا کی تاکہ ہر جھکنے والا بندہ ان کو دیکھے
اور اس سے نصیحت حاصل کرے"۔ (پ ۲۶ ع ۱۵)

(د) "اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بغیر......
ستونوں کے جس کو تم دیکھ سکو۔ ...... پھر خود عرش پر قرار پکڑا
اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک مقررہ ٹائم ٹیبل کے مطابق چل رہا ہے
اور ایک مدت معینہ تک۔ وہ دنیا کے کارخانہ کو چلا رہا ہے اور اپنی قدرت
کی نشانیاں اس لئے بیان کرتا ہے کہ تمہیں اس بات پر یقین کامل ہو جائے
کہ ایک نہ ایک دن تم اپنے رب کے سامنے ضرور حاضر ہو گے"۔ (پ ۱۳ ع ۷)

(س) "اور بلاشبہ ہم نے پیدا کیا ہے انسان کو (یعنی آدم علیہ السلام کو
پہلے) بجتی ہوئی مٹی سے پھر اس کو ہم نے ایک مضبوط جگہ پر نطفہ بنایا پھر

ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا پھر اس خون کے لوتھڑے کو ہم نے ....
گوشت کا ٹکڑا .......... بنایا پھر اس گوشت کے ٹکڑے کو ہم نے
ہڈیاں بنا دیا پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنا دیا پھر ہم نے اس کو آخری
انسانی شکل میں پیدا کیا۔ سبحان اللہ کس قدر بابرکت ہے خدا کی ذات
جو ایسا زبردست خالق ہے پھر بے شک تم اس کے بعد ضرور مروگے
پھر یقیناً تم قیامت کے دن دوبارہ زندہ بھی کئے جاؤ گے"۔ (پ ۱۸ ع ۱)
(س) "کیا انسان اس بات کو نہیں دیکھتا کہ اس کو ہم نے نطفہ
جیسی حقیر چیز سے پیدا کیا ہے اس پر وہ جاہلانہ بحث مباحثہ کرتا ہے اور
اپنی پیدائش کو بھول کر ہمارے سامنے مثال پیش کرتا ہے کہ گلی سڑی اور
بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکے گا؟ اے نبی! اس سے کہہ دو کہ اُن
ہڈیوں کو وہی زندہ کریگا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہ تمام مخلوقات
کو جو اس نے پیدا کی ہیں اچھی طرح یاد رکھتا ہے ایک فرد انسان کو بھی نہیں
بھول سکتا۔ وہ جس نے سبز درخت میں سے تمہارے لیے آگ پیدا کی
جسے سلگا کر تم کہیں سے کہیں پھیلا دیتے ہو۔ کیا وہ ہستی جس نے آسمانوں
اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسی کوئی اور چیز پیدا کر سکے
بیشک وہ ضرور کر سکتا ہے اور وہ بڑا زبردست پیدا کرنے والا اور جاننے
والا ہے۔ وہ تو ایسا زبردست حاکم ہے کہ جب ہی کوئی کام کرنے کا

ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ "ہو جا" پس ہو جاتا ہے۔ پس پاک تر وہ ہستی جس کے ہاتھ میں کل کائنات کی بادشاہت و حکومت ہے اور بالآخر سب کو ایک دن اسی کی عدالت میں پیش ہونا ہے۔"

(پ ۲۳ ع ۴)

اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کیسا قادر مطلق بادشاہ ہے کہ اس کے "کن" کے اشارہ سے ایک دنیا نیست سے ہست میں آجاتی ہے اور ہست سے نیست میں چلی جاتی ہے اس کے زیر حکومت محض یہی ایک دنیا نہیں جس میں ہم رہتے ہیں بلکہ نامعلوم کتنے ایسے عالم اس کے زیر فرمان ہیں۔ اس کی قوت و قدرت کی کیا انتہا ہے جب کہ وہ خود فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں اس آسمان کو اس طرح سے لپیٹ کر اپنی مٹھی میں لے لوں گا جس طرح تم ایک کاغذ کی ڈبل کو لپیٹ کر مٹھا سا بنا کر ہاتھ میں لے لیتے ہو۔ ہمارے اعداد و شمار کو اس کے شمار سے جو نسبت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے پچاس ہزار برس اس کے ہاں ایک دن کے برابر شمار کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اس نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کل کائنات پر اسکی حکومت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی۔ بڑے بڑے بادشاہ اور نبی تک اس کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔

برادرم! کیا آپ کے دل میں امنگ نہیں پیدا ہوتی کہ آپ اس سب سے بڑے بادشاہ سے ملاقات کریں؟ کیا آپ کے دل میں ولولہ نہیں پیدا ہوتا کہ آپ اس رب العالمین کو کم از کم ایک مرتبہ ہی دیکھ لیں؟ کیا آپ کے دل میں تڑپ نہیں اٹھتی کہ آپ کو اپنے اس خالق سے ایک دو منٹ گفتگو کا موقعہ نصیب ہو جائے؟

مجھے یقین ہے کہ اگر آپ نے خدا کی ہستی کو پہچان لیا ہے تو یہ آرزوئیں ضرور آپ کے سینے میں پیدا ہوتی ہوں گی لیکن اس دنیا میں انسانی کمزوریوں کے ہوتے ہوئے نہ ہم اس سے اس طرح ملاقات کر سکتے ہیں جس طرح ہم ایک دوسرے سے ملتے ہیں نہ اس کو ہم جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں جس طرح ہم دنیا کی اشیاء کو دیکھتے ہیں اور نہ ہم اس سے اس طرح بات چیت کر سکتے ہیں جس طرح ہم ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں البتہ دنیا میں ایک ایسی عجیب و غریب نعمت موجود ہے جو ہوا اور پانی کی طرح خدا نے ہر امیر و غریب کے لئے عام کر رکھی ہے لیکن افسوس صد افسوس نہ اسکی ہم نے کوئی قدر کی اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھایا۔ وہ ہے اللہ کا پیام اپنے بندوں کے نام یعنی قرآن حکیم۔ اس کے مطالعہ سے آپ خدا کو بعینہٖ اسی طرح سمجھ سکتے ہیں جس طرح اقبال کے کلام سے اقبال کو آپ

سمجھ سکتے ہیں جب وقت ہم قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ہمیں کبھی محبت کے لہجہ میں کبھی ڈانٹ کے انداز میں سمجھا رہا ہے۔ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں کون کونسے کام کرنے چاہئیں اور کون سے نہ کرنے چاہئیں وہ اپنے متعلق ہمیں بہت سی باتیں بتاتا ہے جن سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ کن باتوں سے خوش ہوتا ہے کن باتوں سے ناخوش ہوتا ہے اس کا غیظ و غضب کس قسم کا ہے اور وہ کن لوگوں پر نازل ہوتا ہے اس کا ہمیشہ سے کیا دستور چلا آیا ہے اور یہ کہ اس دستور میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی قیامت تک اس کا وہی دستور رہے گا۔ اس اپنے دستور کو وہ ہمیں مختلف مثالیں دے دے کر سمجھاتا ہے۔ اور ہمیں بتاتا ہے کہ اگر تم میرے قانون کے مطابق کام کرو گے دنیا میں با عزت رہو گے۔ اور اگر اس قانون کے خلاف چلو گے دنیا میں ذلیل ہو گے۔ وہ ہمارے سامنے گزشتہ قوموں کی تاریخیں بھی بیان فرماتا ہے اور ہر قوم کے بارے میں ایک اور صرف ایک نتیجہ نکال کر ہمارے سامنے رکھتا ہے کہ جس قوم نے میری اطاعت قبول کی وہ دنیا میں پھلی پھولی اور جس قوم نے مجھ سے سرکشی کی اس کو گو عارضی مدت کے لئے ہم نے خوشحالی دی لیکن بالآخر اس بری طرح سے اس کو پکڑا کہ پھر وہ چھٹکارا نہ پا سکی۔ اور اس کو ہم نے ہلاک کر کے

چھوڑا اور اس کی جگہ دوسری ایسی قوم کو پیدا کر دیا جو ہماری اطاعت گذار ثابت ہوئی ان واقعات سے وہ ہمیں یہ سبق بھی دیتا ہے کہ موجودہ اقوام کو جو تمھیں بظاہر برسر ترقی معلوم ہوتی ہیں ہم نے خود ان کو سائنس کا علم اور دنیا کی حکومت دی ہے۔ یہ قومیں آخر پہلے بھی صفحہ ہستی پر موجود تھیں۔ اس وقت بھی یورپ کی آب وہوا ہی بستی تھیں اگر علم سائنس حاصل کرنے کی وجہ یہ اپنے ہاں کی آب وہوا اور ماحول قرار دیتے ہیں تو تین سو سال قبل بھی تو آخر اس خطۂ دنیا کی آب وہوا یہی تھی جواب ہے لیکن اس وقت یہ قومیں ذلت اور پستی کی حالت میں تھیں۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح ہم نے قوم ثمود کو پہاڑ کاٹ کر مکانات بنانے کا فن عطا کیا قوم فرعون کو زبردست شہنشاہیت دی لیکن انھوں نے ہمارا شکر ادا نہ کیا اس لئے ہم نے ان کو نیست ونابود کر دیا۔ عین اسی طرح جن قوموں کو آج ہم نے علم سائنس دیا ہوا ہے حکومت دے رکھی ہے اور وہ ہمارا شکر ادا نہیں کرتیں بلکہ یہ کہتی ہیں کہ یہ چیزیں تو ہم نے خود اپنی کوشش اور محنت سے حاصل کی ہیں خدا کا ہم پہ کیا احسان ہے نہ خدا پر ہمیں ایمان لانے کی ضرورت نہ اس کے مقرر کردہ رسول کو ماننے کی ضرورت تو خدا کا قانون اٹل ہے وہ ان اقوام کو یقیناً فنا کر کے چھوڑے گا۔ چنانچہ خدا کا غضب ان پر نازل ہونا شروع ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ تم مغضوب قوم کا

سابقہ نہ دو ورنہ تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو اس مغضوب قوم کا ہونے والا ہے۔ دیکھئے پانچوں وقت نماز میں آپ سے اللہ تعالیٰ یہ دعا منگواتا ہے کہ "اے رب العٰلمین! تو ہمیں سیدھے راستہ پر چلا یعنی راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا نہ کہ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے غضب فرمایا۔"

اس وقت جو خدا کے غیظ و غضب کی آگ دنیا میں بھڑک رہی ہے اگر مسلمانوں نے اپنے آپ کو بروقت نہ سنبھالا ان کا حشر بھی یقیناً وہی ہوگا جو سرکش قوموں کا ہو رہا ہے۔ ہمیں خدا نے موقعہ دیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنبھال لیں ہم کیونکر اپنے آپ کو سنبھال سکتے ہیں؟ سب سے پہلے ہر پڑھے لکھے مسلمان کو "قرآن کریم" یعنی خدا کا کلام سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا کے کلام کو سمجھ کر پھر اپنے دل میں سوچنا چاہیئے کہ میرا رب مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ اپنی زندگی کو اس کے ارشادات کے مطابق بنانے کی کوشش کرے۔ عوام الناس کا خیال ہے کہ قرآن کریم کو محض معدودے چند عالم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس خیال کی تردید خود قرآن شریف سورہ قمر میں کر رہا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اس جملہ کو چار مرتبہ دہرایا ہے "بلاشبہ ہم نے قرآن کو ذکر کے لئے آسان کر دیا ہے پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟"

ایک موٹی سی بات ہے کہ جب کوئی مقرر کسی مجمع کو مخاطب

کرتا ہے تو وہ اپنی تقریر کو اس مجمع کے لوگوں کی ذہنی ارتقا اور علمی لیاقت کے معیار کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے مخاطب اس کے سب بندے ہیں جن میں بڑے بڑے فلاسفر بھی ہیں اور ادنیٰ سے ادنیٰ عقل وفہم کے لوگ بھی۔ چنانچہ قرآن کریم کی یہ خوبی ہے کہ اس کو ہر درجہ کی عقل وسمجھ کا انسان عین اپنے معیار کے مطابق پاتا ہے اس سے معمولی عقل کا آدمی بھی فائدہ اور نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور ایک فلاسفر بھی فلسفۂ زندگی کے پیچیدہ مسائل کا حل اس میں پاتا ہے۔ جیسے خدا کی ذات لامحدود ہے اسی طرح اس کا کلام بھی لامحدود ہے۔ بعض آیات ایسی ہیں کہ ان کے گو سطحی معنی ہم کر سکتے ہیں لیکن حقیقی معانی تک ہمارا دماغ نہیں پہنچ سکتا ان گہرے مطالب و معانی تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ دماغ ہی پہنچ سکا۔ غرضیکہ قرآن حکیم ایک عجیب معجزہ ہے جس میں تحدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو چیلنج دیا ہے کہ اس جیسی دس یا ایک سورت ہی لا کر دکھا دو آج تک نہ کوئی ایک آیت اس جیسی اپنے دماغ سے نکال سکا ہے نہ قیامت تک نکال سکے گا اور دیکھئے خدائے غفور الرحیم کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لے لیا ہے یعنی قیامت تک اس میں سے نہ کوئی ایک نقطہ کم .... کر سکے گا نہ ایک نقطہ بڑھا سکے گا نہ الفاظ میں کوئی تبدیلی کر سکے گا۔

البتہ جب اللہ تعالیٰ بوجہ کفر و شرک و عصیان کے دنیا کو قیامت کے دن فنا کرے گا تو دنیا کو فنا کرنے سے قبل قرآن کے الفاظ کو اوپر اٹھا لیگا یعنی قرآن کی کتابیں کورے اوراق بن کر رہ جائیں گی حروف کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے پاس اٹھالے گا اس لئے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے مقدس کلام کی بے حرمتی نہیں کر سکتا۔ ہم نے ایک غلط مسئلہ یہ ذہن نشین کر رکھا ہے کہ قرآن کو بلا سمجھے پڑھنا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ حالانکہ جس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت اس قدر باعث برکت و ثواب ہے کہ ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے اس کا ہرگز ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ ہم قرآن کریم کو بار بار طوطے کی طرح پڑھتے جائیں اور کبھی اسکو سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ قرآن کریم کی تلاوت کی تاکید کا منشا یہی ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کا جو انسان کی رہنمائی کے لئے اس نے نازل فرمایا ہے مطالعہ کرے اس کو سمجھے اور اس کے مطابق اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی بنانے کی کوشش کرے میرا عقیدہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی عربی عبارت پڑھ سکتا ہے وہ اس کا اردو ترجمہ بھی پڑھ سکتا ہے اور یہ قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ خواہ آپ عربی زبان سے واقف ہوں یا نہ ہوں اگر آپ ترجمہ کے ساتھ قرآن کا مطالعہ

کریں گے تو چند ماہ کے اندر اندر آپ میں قرآن سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ قرآن خود آپ کو عربی سکھا دیگا اور آپ دیکھیں گے کہ جو اثر قرآن کریم براہ راست قلب پر کرتا ہے (بشرطیکہ سمجھ کر پڑھا جائے) وہ اثر بہتر سے بہتر واعظ یا مبلغ بھی پیدا نہیں کر سکتا اور جب تک ہمارے دلوں کی حالت نہ بدلے گی ہم اپنے اعمال نہیں سنوار سکتے۔ اور جب تک ہم اپنے اعمال نہیں سنوار سکتے اس وقت تک من حیث القوم موجودہ ذلت و پستی سے ہم نہیں نکل سکتے۔ لہذا ہمارا اس غلامی سے نکلنے کا ایک اور صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ ہم میں سے ہر پڑھا لکھا قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اپنے حلقہ اثر میں سمجھانے کی ذمہ داری لے۔ پھر دیکھئے کہ قوم کی قسمت جاگتی ہے یا نہیں اور جاگتی ہے تو کتنی سرعت کے ساتھ۔

ذرا عقلاً بھی آپ دیکھئے کہ کیا سوائے خدا کے کوئی اور ہمیں اس ذلت، پستی اور غلامی سے نکال سکتا ہے؟ کوئی نہیں اچھا جب آپ کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو اس موجودہ غلامی سے رہائی دے سکتا ہے تو اس سے پوچھئے کہ اے ہمارے رب! تو نے غلامی سے آزاد ہونے کا کیا قاعدہ بنا رکھا ہے "قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے" قرآن حکیم آپ کو قدم قدم پہ اس سوال کا جواب دے گا۔ یہ کتاب آپ کو

بتائے گئی کہ قومیں کیوں کر بنتی ہیں۔ اور کیونکر بگڑتی ہیں کیونکر پست قومیں پستی سے نکل کر بلندی پر پہنچتی ہیں اور کیوں کر ترقی یافتہ قومیں پستی کے گڈھوں میں گر کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹ جاتی ہیں۔

ایک مدت سے میرے دل میں اس بات کی لگن تھی کہ قرآن مجید کا مطلب ایسی عام فہم شکل میں پیش کردوں کہ ہر معمولی سے معمولی قابلیت کا انسان بھی قطع نظر اس کے کہ وہ عربی زبان سے واقف ہے یا نہیں اس کو سمجھ سکے اور اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔ اور دوسروں تک اسکو پہنچا سکے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے آج مجھے یہ سعادت عطا فرمائی باری تعالیٰ کی جناب میں اس وقت یہ دعا بے ساختہ میری زبان سے نکلتی ہے کہ.....

الٰہ العالمین! تو ہم مسلمانوں کو توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے پاک کلام کی کما حقہٗ قدر کریں اور اس روشنی کو دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچادیں تاکہ جو تاریکیاں اس وقت دنیا پر چھا گئی ہیں وہ اس روشنی سے دور ہوں اور ایک مرتبہ پھر انسان تیرے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے لگے آمین! یا ربنا آمین!!

قرآن کریم اس عالم الغیب کا کلام ہے جو نزول قرآن کے وقت سے قیامت تک آنے والے حالات جانتا تھا اور موجودہ حالات بھی جانتا تھا جن میں سے آج ہم گذر رہے ہیں۔ قرآن کریم چونکہ قیامت تک کے لئے نوشتۂ ہدایت ہے اس لئے موجودہ واقعات و حالات میں بھی ہماری صحیح رہنمائی

یہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں خاص طور سے وہ سورتیں اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پہلے پیش کروں جو ہمارے اندر اسلامی قومیت اسلامی ہمدردی اور اسلامی اخوت کوٹ کوٹ کر بھر دیں جن کی آج ہم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے اور ...... جو ہمارے موجودہ انفرادی و جماعتی روحانی امراض کا صحیح اور درست علاج کر سکیں تاکہ تندرست و توانا ہو کر ہم اقوام عالم کی رہنمائی کر سکیں جو ہمارا اصلی ورثہ ہے۔ وَمَا توفیقنا الا باللہ۔ آپ کا ایک دور افتادہ مگر قریبی بھائی حفیظ الرحمٰن غفرلہٗ

## اعلان!

یہ سلسلہ بعونہ تعالیٰ شریف سورہ آل عمران کے بعد تفسیر ہو مشتمل سورہ فتح سورہ حجرات، سورۂ حشر سورۂ ممتحنہ اور سورۃ الصف بعدہٗ "سورۂ انفال" اور بعد ازاں "سورۂ توبہ" کی اشاعت کی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
اس سلسلہ کے ساتھ ساتھ کلام الرسول (حدیث شریف) کا سلسلہ بھی شائع کیا جائیگا جس کا حصہ اول زیر طباعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ ضخیم آسمانی لٹریچر کا یہ "نمونہ از خروارے" ایک اوسط درجے تعلیم یافتہ مسلمان کے لئے اسلام کی روح اور اسلام کے بنیادی اصول کا خفہ سمجھنے اور سمجھانے کے لئے انشاء اللہ کفایت کرنے کا سب سے پیشتر یہ نسخہ جات ان مسلمان بھائیوں تک پہنچائے جائیں گے جو اپنی پوزیشن کے اعتبار سے مسلمانوں کی رہنمائی یا تعلیم و تربیت کی گراں ذمہ داری اپنے کندھوں پر لئے ہوئے ہیں تاکہ وہ اپنے حلقہ عمل میں بالخصوص اسلامیہ سکولوں کالجوں اور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں اس پاکیزہ لٹریچر کو رواج دے کر تبلیغ دین کا فرض انجام دیں۔ جسکے لئے ہر مسلمان مکلف ہے نسخہ جات مرسلہ کا ہدیہ بعد از مہربانی بذریعہ منی آرڈر بنام "ناظم دار القرآن والحدیث" ارسال فرماتے رہیں۔

احقر حفیظ الرحمٰن عفی عنہ
رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

تاریخی واقعات کو قرآن کریم نے جس نرالے اور انوکھے انداز میں بیان کیا
ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مقصود ہسٹری ریکارڈ کرنا نہیں
بلکہ اولاً ان واقعات سے وہ اپنی اس پالیسی کی تصدیق فرماتا ہے جس کے متعلق
وہ خود ارشاد فرماتا ہے "پس تو اللہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا اور نہ ہی
اللہ کی پالیسی میں تو کبھی کوئی ترمیم پائے گا" (پ ۲۲ ۔ ع ۱۷)
ثانیاً وہ ہمیں ان سے بیش بہا سبق دیتا ہے "تاکہ ہم اسی قسم کے حالات
میں وہ راہ عمل اختیار کریں جس کو وہ پسند فرماتا ہے۔ اور اس طریق کار سے اجتناب
کریں جس کو وہ ناپسند فرماتا ہے۔ چنانچہ جنگ احد کے واقعات سے جو تفصیل کے
ساتھ اس سورہ میں مذکور ہیں۔ ہمیں وہ قیمتی سبق ملتے ہیں جو قوموں کو صدیوں
ٹھوکریں کھانے اور نقصانات اٹھانے کے بعد بصورت تجربہ حاصل ہوتے ہیں۔
قبل اس کے کہ میں وہ نتائج آپ کے سامنے رکھوں جو قرآن ہم سے جنگ ا
سے اخذ کرانا چاہتا ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کفر و اسلام کی اس دوسری ٹکر کی
مختصر روئداد سپرد قلم کروں تاکہ قرآنی عبارت کے معنی اور مطلب سمجھنے میں آسانی
ہو جائے۔

کفار قریش نے جنگ بدر (۲ھ) میں شکست فاش کھاتے ہی دوسری
لڑائی کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ کیونکہ تمام عرب میں وہ منہ دکھانے کے قابل

جہ رہے تھے اس لئے کہ تین سو تیرہ کی ایک ٹوٹی پھوٹی جماعت کے ہاتھ ان کے
ایک ہزار کے لشکر جرار نے بری طرح شکست کھائی تھی۔ اس مرتبہ (۳ھ میں)
وہ بڑی زبردست تیاریاں کرکے مکہ معظمہ سے نکلے۔ فوج مرتب کرنے کے لئے
انھوں نے پچاس ہزار مثقال سونا اور ایک ہزار اونٹ کا سرمایہ وقف کر دیا تھا
مکہ اور اسکے حوالی سے چن چن کر پانچ ہزار بہادروں کا ایک لشکر تیار کیا۔ جس میں
تین ہزار شتر سوار، دو سو اسپ سوار اور سات سو زرہ پوش پیادے تھے فوج
میں جوش بھرنے کے لئے انھوں نے رجز خواں عورتوں کو بھی ہمراہ لے لیا تھا کہ
اگر کسی موقعہ پر سپاہی بزدلی دکھانے لگیں تو عورتوں کے غیرت دلانے سے وہ
جان پر کھیل جائیں اور پیچھے ہٹنے کا نام نہ لیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس لشکر جرار کی آمد کی خبر ملی تو حضور نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ آیا مدینہ سے
باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے یا شہر میں پناہ گیر ہو کر۔ اس مشاورتی کمیٹی میں سوء اتفاق
سے منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا۔ کچھ لوگوں کی رائے
تھی کہ شہر کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے اس دشمن اسلام نے بھی یہی رائے دی
تھی اور کچھ لوگ اس پر مصر تھے کہ شہر سے باہر کھلے میدان میں نکل کر لڑا جائے حضور
نے اس رائے کو قبول فرمایا چنانچہ حضور گھر میں تشریف لے گئے اور اپنی زرہ...
زیب تن فرماکر باہر تشریف لائے اتنی دیر میں وہ حضرات جو باہر نکل کر لڑنیکے حق
میں تھے۔ اپنی رائے تبدیل کرکے کہنے لگے کہ حضور شہر میں ہی پناہ گیر ہو کر لڑیں۔ آپ
نے برجستہ جواب دیا کہ "پیغمبر کے شایان شان نہیں کہ ہتھیار پہن کر اتار دے" حضور کا
یہ فرمانا تھا کہ سب نے جنگ کی تیاریاں شروع کردیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ جمعہ کے دن نماز

جمعہ سے فارغ ہو کر ایک ہزار سپاہیوں کے ساتھ مدینہ سے باہر قدم رکھا۔ ان میں صرف ایک سو زرہ پوش تھے۔ سواری نام کو نہ تھی۔ لشکر کفار چونکہ کوہ احد کے پاس پڑاؤ ڈال چکا تھا حضور نے بھی ادھر کا ہی رخ کیا۔ سردار منافقین عبداللہ بن ابی تین سو منافق اپنے ساتھ لیکر راستے ہی سے واپس مدینہ لوٹ گیا اور کہا کہ آنحضرت نے چونکہ میری رائے قبول نہیں کی اس لئے میں آپ کا ساتھ نہ دوں گا۔

مسلمانوں کے جوش ایمانی پر منافقوں کی اس حرکت کا برا اثر پڑنا تو درکنار کفار سے لڑنے کا شوق انھیں اس قدر مگن کیے ہوئے تھا۔ کہ جب فوج میں سے کمسن لڑکوں کو مدینہ واپس بھیجنے کے لیے چھانٹا گیا تو حضرت رافع بن خدیج پاؤں کے انگوٹھوں کے بل تن کر کھڑے ہو گئے تا کہ ان کا قد اونچا نظر آئے۔ چنانچہ وہ شامل لشکر کر لیے گئے۔ جب ایک دوسرے لڑکے سمرہؓ کو واپس جانے کے لیے کہا گیا تو انھوں نے کہا کہ میری رافعؓ سے کشتی کرادی جائے۔ اگر میں انھیں پچھاڑ دوں تو میں بھی فوج میں داخل ہونے کا حقدار ہوں چنانچہ دونوں لڑکوں کی کشتی کرائی گئی اور سمرہؓ نے فی الواقعہ رافعؓ کو پچھاڑ دیا لہذا رسالت مآبؐ نے انھیں بھی ساتھ رہنے دیا (چودھویں صدی کے مسلم نوجوانو! اس کا نام ہے ایمان۔)

الغرض سات سو جان نثاروں کی اس مختصر فوج کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی غیر محدود قوت پر بھروسہ کر کے نہایت اطمینان کے ساتھ میدان جنگ میں اتر پڑے اور دوسرے دن علی الصبح یعنی ہفتہ، شوال کو کوہ احد کو پشت پر لے کر صف آرائی شروع کی کوہ احد میں ایک درہ تھا۔ سب سے پہلے اس پر آنحضرتؐ نے پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں متعین فرمایا اور ان سے ارشاد

دیا کہ خواہ ہمیں فتح ہو یا شکست تم درہ پر سے نہ ہٹنا اور دشمن کو اس راستے سے ہرگز نہ گھسنے دینا۔ فوج کا کمانڈر حضرت زبیر بن العوامؓ کو مقرر فرمایا اور نائب کمانڈر حضرت حمزہؓ کو حضرت مصعبؓ بن عمیر کو علمبردار مقرر کیا۔ لشکر کفار کا کمانڈر انچیف ابوسفیان تھا۔ اس نے میمنہ کا کمانڈر خالد بن ولید کو اور میسرہ کا عکرمہ بن ابوجہل کو مقرر کیا۔ سواروں کا دستہ صفوان بن امیہ کی کمان میں دیا۔ تیر اندازوں کے دستہ کا افسر عبداللہ بن ابی ربیعہ کو بنایا اور طلحہ کو علمبردار مقرر کیا۔ طرفین کی صف آرائی مکمل ہوتے ہی جنگ کا نقارہ بج گیا۔ لڑائی شروع ہوگئی۔ سب سے پہلے حضرت علیؓ نے کفار کے علمبردار طلحہ کو تلوار کے ایک ہی وار سے موت کے گھاٹ اتارا۔ . . . . . . . . . . . . . . .

کفار کی طرف سے فوراً عثمان نامی ایک شخص نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا اس کا حضرت حمزہؓ نے آگے بڑھ کر کام تمام کر دیا۔ اب عام جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت ابودجانہؓ جو عرب کے ایک ۔۔۔ مشہور پہلوان تھے کفار کی فوج کے دل میں۔۔ گھس گئے اور انکی صفیں کی صفیں صاف کر دیں۔ لڑائی چھڑنے سے قبل آنحضرت نے اپنی تلوار مبارک بڑھا کر جو پکارا کہ کون ہے جو اس کا حق ادا کرے۔ تو ابودجانہؓ نے فوراً لپک کر آنحضرت کے دست مبارک سے تلوار لے لی اور اس اعزاز کی خوشی میں کفار کیطرف سینہ تان کر اکڑتے ہوئے آگے بڑھے ان کو دیکھ کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "عام حالات میں یہ چال خدا کو سخت ناپسند ہے لیکن اس وقت یہ پسند ہے" اللہ اکبر! ایک طرف تو آنحضرت کی تلوار کی برکت دوسری طرف ابودجانہؓ کا جوش و خروش کشتوں کے پشتے لگا دیے۔ ان کے سامنے دفعتاً ہندہ زوجہ ابوسفیان آگئی اور انکی تلوار ہندہ کے سر پر پہنچ گئی تھی مگر دل میں سے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ آنحضرت کی تلوار کو ایک عورت کے خون سے ملوث نہیں کرنا چاہئے

یہی وہ ہندہ ہے جس نے قرار انتقام بدلے پر مسلمانوں کے شہداء کی لاشوں کے ناک کان کو کاٹ کر ان کو ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈالا تھا۔ اور حضرت حمزہؓ کو پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکال کر چبایا تھا جبکہ وہ ہضم نہ کر سکی تھی۔ بلکہ اگلنا پڑا تھا۔ یہی وہ ہندہ ہے جو فتح مکہ کے بعد جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے اس سنگین جرم کی پاداش میں کسی قسم کا تعرض نہیں فرمایا بلکہ وہ حلقہ اسلام میں دوسرے بڑے بڑے کٹر کفار کے ساتھ داخل کر لی گئی تو تہذیب تمدن کے علمبردار جو آج جنگی مجرموں کے خون سے اپنے جذبہ انتقام کو ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں ہمارے رسول پاک کی چوکھٹ پر آئیں اور سبق انسانیت سیکھیں۔

غرضیکہ مسلمانوں کے پہلے ہی حملے نے کفار کے پاؤں اکھاڑ دیے۔ ان کے بارہ علمبردار یکے بعد دیگرے کام آئے۔ جن میں سے آٹھ صرف حضرت علیؓ کی تلوار کا نشانہ بنے۔ مسلمانوں میں اس وقت یک معروف شخص حضرت حمزہؓ وحشی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ کفار میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اور مسلمان ان کا تعاقب کرنے کی بجائے مال غنیمت سمیٹنے میں لگ گئے۔ مسلمانوں کی اس کامیابی کو دیکھ کر تیر اندازوں کا وہ دستہ بھی جو درہ پر مامور تھا اپنی جگہ چھوڑ کر غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گیا۔ ان کے سردار حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے انکو ہر چند روکا مگر وہ نہ رکے۔ درہ خالی ہو گیا۔ کفار موقعہ پا کر درہ میں سے گھس آئے اور مسلمانوں پر تلوار وں کی بارش شروع ہو گئی تھی۔ اس مصیبت کے وقت حضرت مصعب بن عمیرؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکل صورت میں مشابہ تھے شہید ہو گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... پیشانی مبارک پر زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے۔ ایکدم غل مچ گیا کہ آنحضرتؐ شہید ہو گئے۔ اس خبر بد نے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان خطا کر دیے۔ بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ دوست دشمن کی تمیز نہ رہی خود مسلمانوں کی تلواریں مسلمانوں پر ہی پڑنے لگیں تھوڑی

دیر کے بعد جب حضور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے تو حضرت کعبؓ نے آپ کو پہچان کر فوراً آواز لگائی کہ مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ہیں۔ یہ سننا تھا کہ مسلمانوں کے مردہ دلوں میں زندگی کی لہر دوڑ گئی اور چاروں طرف سے سمٹ کر حضور کے گرد حلقہ کر لیا۔ آنحضرت پر کفار کے تیروں کی بارش ہو رہی تھی اور صحابہ کے جسم حضور کے لیے ڈھال کا کام کر رہے تھے۔ ایک تیر بھی حضرت کے جسم اطہر تک نہیں پہنچنے دیا۔ حضرت طلحہ کا ہاتھ کٹ کر زمین پر گر پڑا۔ مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے باقی مسلمان کفار کے حملہ کو آگے بڑھ کر روک رہے تھے۔ بالخصوص حضرت علیؓ کی تلوار بجلی کی طرح کفار پر چل رہی تھی اور انکی صفوں کو درہم برہم کر رہی تھی۔ غرضیکہ کفار پیچھے ہٹ گئے اور مسلمانوں نے اطمینان کا سانس بھرا۔ حضرت زیادؓ (جو زخموں سے چور تھے) نے آخری سانس توڑتے وقت اپنا رخسارہ حضور کے پاؤں پر رکھ دیا اور ایک ٹھنڈا سانس بھر کر جام شہادت نوش فرمایا۔ نزعہ کے وقت کفار کے تیر برس رہے تھے اور آنحضرت کی زبان سے یہ دعا نکل رہی تھی "اے میرے رب! تو میری قوم کو بخشدے وہ جانتے نہیں کہ میں کون ہوں"۔ کفار کی فوج کا بادل چھٹتے ہی آنحضرت جاں نثاروں کو لے کر فوراً اس پہاڑی پر چڑھ گئے جہاں شروع میں تیراندازوں کے دستے کو مامور کیا تھا۔ ابوسفیان سامنے کی پہاڑی پر چڑھ کر بولا کہ یہاں محمد ہیں۔ آپؐ نے حکم دیا خاموش رہو جواب نہ دو۔ اس کے بعد ابوسفیان نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے نام پکارے جب اسے خاموشی میں جواب ملا تو مارے خوشی کے چلا اٹھا کہ بہت خوب سب مارے گئے۔ اب حضرت عمرؓ نے جو گرج کر جواب دیا کہ او ملعون ہم سب زندہ ہیں تو اس پر اوس سی پڑ گئی۔ لیکن جاہلیت کے گھمنڈ میں آ کر بولا اعل ہبل (اے ہبل تو اونچا رہ) آنحضرت کے حکم سے صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اعلیٰ واجل (اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور صاحب جلال) اس پر ابوسفیان بولا..... لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم (ہمارے پاس عزیٰ ہے جو تمہارے پاس نہیں) حضور کے اشارہ سے صحابہ نے جواب دیا۔ اللہ مولنا ولا مولی لکم (اللہ ہمار..... مددگار ہے اور تمہارا

کوئی مدد گو زخمیں، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ام سلیم
والدہ انس اور حضرت ام سلیطؓ والدہ ابو سعید خدریؓ نے اس جنگ میں زخمیوں کو پانی پلانے
کی خدمت انجام دی۔ مسلمانوں کی پریشان حالی اور ماندگی کا حال سنکر مدینہ سے مسلمان مرد و
عورت بھاگے ہوئے آئے۔ حضرت فاطمہ زہرا بھی تشریف لائیں اور آتے ہی سب سے پہلے
حضور کی پیشانی مبارک کا زخم دھویا اور چٹائی کا ٹکڑا جلا کر زخم میں بھرا جس سے خون بند ہوا
انصار میں سے ایک عفیفہ جس کے باپ بھائی اور شوہر تینوں شہید ہو گئے تھے آنحضرت کو
مجروح سنکر بے تحاشا بھاگی چلی آ رہی تھیں اسکو جب یکے بعد دیگرے بتایا گیا کہ تیرا شوہر باپ
اور بھائی شہید ہو گئے ہیں وہ ہر مرتبہ یہی سوال کرتی تھی کہ مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ حضور کا کیا حال
ہے۔ آنحضرت کو بچشم خود دیکھکر بے اختیار پکار اٹھی۔ کل مصیبتہ بعدک جلل (آپکو صحیح سلامت
دیکھکر میرے سب غم غلط ہو گئے) ستر صحابہ کرام اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مسلمانوں کی بے
سرو سامانی کا یہ عالم تھا کہ شہداء کے کفن کے لیے کوئی کپڑا بھی موجود نہ تھا۔ جس چادر سے حضرت
مصعب بن عمیرؓ کی نعش مبارک ڈھانکی گئی وہ اس قدر چھوٹی تھی کہ سر ڈھانکتے تھے پاؤں ننگے
ہو جاتے تھے پاؤں ڈھانکتے تھے سر کھل جاتا تھا۔ آخر سر ڈھانک کر پاؤں اذخر کی گھاس سے
چھپا کر انھیں دفن کیا گیا۔ ابو سفیان نے معہ اپنے لاؤلشکر کے مکہ کا راستہ لیا۔ لیکن مقام روحا
پر پہنچکر اسے خیال آیا کہ کام ادھورا رہا چلو لگے ہاتھوں پھر مسلمانوں پر حملہ بول دیں۔ ادھر آنحضرت
نے مسلمانوں سے کہا کہ ہم ابھی مدینہ واپس نہیں جائیں گے بلکہ ابو سفیان کا تعاقب کریں گے۔

چنانچہ حضور اگلے ہی روز یعنی اتوار کو اسی زخم خوردہ فوج میں سے ستر جاں نثار لیکر ابو سفیان
کے تعاقب میں چل پڑے (ذرا مسلمانوں کی ہمت اور حوصلہ ملاحظہ ہو کہ ستر افراد پانچ ہزار کے
لشکر کا تعاقب کر رہے ہیں) مسلمان حمراء الاسد جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے تک ہی
پہنچنے پائے تھے کہ معبد خزاعی نے جو گو اسلام نہ لائے تھے مگر مسلمانوں سے ہمدردی رکھتے
تھے آگے بڑھ کر ابو سفیان کو خبر دی کہ مسلمان پورے جوش و خروش کے ساتھ تمہارے پیچھے
آ رہے ہیں اور انھوں نے ٹھان رکھا ہے کہ احد کا انتقام لئے بغیر واپس نہ جائیں گے۔ اس

سے ابوسفیان کے پاؤں تلے کی نکل گئی اور بجائے دوبارہ حملہ کرنیکے اس نے مکہ کا رخ کیا اور بڑی تیز رفتاری سے کوچ کرنا شروع کیا۔ آنحضرت کو جب اسکی اس بزدلی کی خبر پہنچی تو آپ نے فیصلہ کیا کہ اب آگے بڑھنا خلاف حکمت ہے اس مقام سے واپس مدینہ تشریف لے آئے یہ واقعہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ جنگ احد میں مسلمان ایک شکست خوردہ فوج کی حیثیت سے مدینہ واپس نہیں آئے بلکہ دشمن کا تعاقب کر کے اس کو اپنی حدود سے باہر نکال کر کامیاب و کامراں اپنے گھر واپس لوٹے۔ نقصان بیشک ہمارا ہی ہوا اور یہ کوئی زیادہ افسوس کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ شروع میں میری مدد تمہارے ساتھ تھی۔ لیکن جس وقت تم نے حسب ذیل قصور کئے میں نے فوراً اپنی مدد تم سے ہٹالی اور تم گرفتار بلا ہو گئے۔ لیکن یہ تازیانہ عبرت لگا کر میں نے آخر میں پھر تم پر رحم و فضل کیا اور تمہیں نیست و نابود ہونے سے بچایا۔

(۱) تم دشمن کو پورے طور پر شکست دینے سے قبل ہی مال غنیمت پر لوٹ پڑے جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تمہیں دنیوی مال و متاع بہت محبوب ہے (۲) تم نے ڈسپلن توڑا یعنی تیر اندازوں کی جماعت نے اپنے کمانڈر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ اور آنحضرتؐ کی نافرمانی کی۔

ہمیں ہماری غلطیوں سے آگاہ کرنیکے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہماری بہت تشفی بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس نقصان سے تمہیں ایک فائدہ یہ ہوا کہ آئندہ تم میدان جنگ میں پورا ڈسپلن قائم رکھو گے اور جب کبھی کفار سے مقابلہ کرو گے کسی دنیوی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ محض میرے دین کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اور دوسرے اس آزمائش سے تمہارے ایمان کی میل کچیل صاف ہو گئی اور تم نہایت ہی کھرے اور سچے مومن بن گئے۔

يٰايّها ٢ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ٨٩ رکوعہا ٢٠

(دو سو آیتیں ہیں) سورہ آل عمران مدینہ میں نازل ہوئی (بیس رکوع ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں میں) ساتھ نام اللہ کے جو رحمٰن و رحیم (ہے)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اسکے کا

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور نہ مرو تم مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان (ہو)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا

اور مضبوط پکڑو رسّی اللہ کی مجتمع ہو کر اور نہ

تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

متفرق ہو اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ

جب کہ تھے تم دشمن پس الفت ڈال دی درمیان

قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا

تمہارے دلوں کے پس ہو گئے ساتھ نعمت اسکی کے بھائی بھائی

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے آگ کے

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو انتہا سے زیادہ رحم دل اور مہربان ہو

اے مسلمانو! تم بہت سے کام دنیوی حکام کے خوف سے کرتے ہو بعض کام سوسائٹی میں بدنامی کے ڈر سے کرتے ہو لیکن یاد رکھو تمہارے دل میں خدا کا خوف ان سب خدشوں پر غالب ہونا چاہیے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ.... احکم الحاکمین ہے اور انجام کار تمہیں اسی کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ اور مرتے دم تک تمہاری یہی کیفیت رہنی چاہیے یعنی خدا کے حکم کے مقابلہ میں ہر شخص و حکومت کا حکم ٹھکرا دو۔ اسی کا نام اسلام ہے اور یہ کیفیت تمہیں اسی وقت نصیب ہو سکتی ہے جب کہ تم اللہ کی رسی یعنی قرآن کریم کو منظم و متحد ہو کر مضبوطی سے پکڑ لو گے اور آپس میں لڑ جھگڑ کر مختلف ٹولیوں اور گروہوں میں نہ بٹو گے۔ کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر کشت و خون کر دیا کرتے تھے اور تم ہلاکت و تباہی کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے اور اس میں گر کر فنا ہوا چاہتے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول تم میں بھیجا جس نے تمہیں اللہ کا دین سکھایا۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نے تمہارے دلوں سے بغض نکال کر ان میں باہمی محبت بھر دی۔ اور تم سب دینی بھائی بھائی بن گئے۔ قرآنی تعلیم کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ یہ مومنوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کرتی ہے۔ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ اس لیے

فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

پس بچایا تم کو اس سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

تمہارے لئے اپنی نشانیاں تاکہ تم ہدایت پاؤ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ

اور چاہیئے ہو تم میں ایک جماعت (جو) دعوت دیں

اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

طرف نیکی کے اور حکم کریں بھلائی کا

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

اور منع کریں برائی سے اور یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا

وہ ہیں فلاح پانے والے اور مت ہو ان

كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ

لوگوں جیسے کہ متفرق ہوئے اور مختلف ہوئے

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

بعد اس کے کہ آئے ان کے پاس روشن دلائل اور یہ لوگ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ

واسطے ان کے ہے عذاب بڑا اس دن

بیان کرتا ہے کہ تم ان سے سبق حاصل کرو اور اپنے ایمان و اسلام
کو ایسا ہی خالص بناؤ جیسا کہ صحابۂ کرام کا تھا تاکہ تمہارے
دلوں میں بھی ان جیسی اسلامی اخوت پیدا ہو جائے یہ
سب اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ باقاعدہ تم میں ایک جماعت
مبلغین کا کام کرتی رہے ان کا دن رات یہی مشن ہو کہ یہ لوگوں
کو اپنے قول و فعل سے نیکی کی رغبت دلاتے رہیں اور
برائی سے روکتے رہیں۔ مبلغین کی یہ جماعت جو اسلام
کی تبلیغ بلاخوف و خطر کرتی رہے گی۔ یقیناً انجام کار کامیاب
و کامراں ہوگی اور اے مسلمانو! تم اپنی حالت ان لوگوں کی
سی مت بناؤ جو حق کی تمام نشانیاں دیکھنے کے بعد
بھی بیکار بحث مباحثوں میں الجھے رہے اور ایمان
نہ لائے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ آج ایک دوسرے
کے ایسے خون کے پیاسے دشمن ہیں کہ ایک گروہ دوسرے
کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہا ہے یہی
نہیں بلکہ اس دن بھی ان کو بڑا عذاب دیا جائے گا۔
جس دن خدا کی آخری اور فیصلہ کن عدالت میں خدا
کا فیصلہ سن کر بہت سے چہرے مارے خوشی

تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا

کہ روشن ہوں گے چہرے اور کالے پڑ گے منھ پس آہ!

الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ

وہ لوگ کہ کالے ہوں گے منھ ان کے (ان سے کہا جائیگا) کیا کفر کیا

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

تم نے بعد ایماں اپنے کے پس چکھو عذاب بہ سبب اسکے

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ا

کرتے تم کفر کرتے اور واہ! وہ لوگ کہ

بْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ

منور ہوں گے چہرے ان کے پس بیچ رحمت

اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تِلْكَ

اللہ کے (رہوں گے) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ہیں

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ

آیتیں اللہ کی تلاوت کرتے ہیں ہم انہیں تجھ پر ساتھ حق کے

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اور نہیں اللہ ارادہ کرتا ظلم کا واسطے جہانوں کے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ (ہے) آسمانوں میں اور جو کچھ (ہے)

کے جگمگا اٹھیں گے۔ اور بہت سے چہرے مارے غم کے سیاہ پڑ جائیں گے۔ سیاہ چہرے والوں سے کہا جائے گا کہ تمھیں تھے جو خدا پر ایمان لانے کے بعد اس کے احکامات کو ٹھکراتے تھے لہذا اب اپنی بد اعمالیوں کا مزا چکھو۔ روشن چہرے والوں کو خدا کی رحمتوں اور نعمتوں میں داخل کر دیا جائے گا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ سب باتیں جو ہم تجھے بتا رہے ہیں ٹھیک اسی طرح ہو کر رہیں گی۔ اس لیے کہ یہ باتیں تمھیں عالم الغیب بتا رہا ہے اور یاد رکھو جن لوگوں کو سزا دی جائے گی وہ اپنے کیے کا بدلہ پائیں گے ورنہ کیا اللہ تعالیٰ انسانوں کو خود اپنے ہاتھ سے پیدا کر کے ان پر ظلم کر سکتا ہے جو شخص خدائے غفور الرحیم کی طرف اس قسم کی بدگمانی رکھے گا وہ بڑا احمق اور ظالم ہے۔ تم اس دھوکے میں بھی نہ رہنا کہ شاید عدالت الٰہیہ قائم ہی نہ ہو بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ زمین و آسمان کا مالک کائنات کا خالق اور اسباب عالم کا مسبب وہی خدا ہے جو تمھیں باتیں بتا رہا ہے لہذا اسی کے سامنے ہر شخص کا مقدمہ پیش ہوگا

الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

زمین میں اور طرف اللہ ہی کے لوٹائے جاتے ہیں سب کام

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

ہو تم بہترین امت پیدا کی گئی ہو واسطے لوگوں کے

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ

حکم کرتے ہو تم نیکی کا اور روکتے ہو

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ

برائی سے اور ایمان لاتے ہو تم اللہ پر اور اگر

آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا

ایمان لے آتے اہل کتاب تو ہوتا بہتر

لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ

واسطے ان کے ان میں سے مومن ہیں اور

أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَنْ يَضُرُّو

اکثر ان میں سے فاسق ہیں ہرگز نہ نقصان پہنچا سکیں گے

كُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ

تم کو مگر پریشان کرنا اور اگر لڑیں گے تم سے

يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ۖ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝

پھیر دیں گے تمہاری طرف پیٹھیں پھر نہیں مدد کیے جائیں گے

اے مسلمانو! تم اقوام عالم میں سب سے بہتر قوم ہو اس لئے کہ نہ صرف تم خود نیک و صالح ہو بلکہ دوسروں کو نیکی کی ترغیب دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ اگر اس وقت تم میں یہ خوبیاں نہیں تو جلد از جلد اپنی حالت کو سنوارو۔ اس لئے کہ مسلمانی اور بدی دو متضاد چیزیں ہیں جب تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو دل و جان سے نہ مانو۔ اہل کتاب میں سے معدودے چند ایمان لائے ہیں اور زیادہ تر فسق و فجور اور کفر میں مبتلا ہیں اگر یہ سب کے سب ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اہل کتاب کی شرارتوں سے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں اپنے مکر و فریب سے تمہیں پریشان ضرور کرتے ہیں۔ لیکن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر میدان جنگ میں یہ تمہارے مقابلہ پر اتر آئیں تو یقیناً پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے اور اس وقت کوئی ان کی مدد نہ کریگا

یہودیوں نے چونکہ اللہ کی باتوں کو نہ مانا بلکہ اپنے نبیوں تک کو بدبختوں نے ایذا ئیں پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کے

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ

مہر کر دی گئی اوپر ان کے ذلت جہاں

مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ

پائے جائیں مگر ساتھ پناہ اللہ کی اور پناہ

مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ

لوگوں کی اور لایا (اپنے سر پر) غضب

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ

اللہ کا اور مہر کر دی گئی اوپر ان کے محتاجی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

یہ اس لیے ہے کہ وہ تھے کفر کرتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ

نشانیوں اللہ کی کے ساتھ اور تھے قتل کرتے نبیوں کو

بِغَيْرِ حَقٍّ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

ناحق یہ اس وجہ سے ہے کہ نافرمانی کی (اللہ کی) انہوں نے اور

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ لَيْسُوْا سَوَآءً

تھے حد سے تجاوز کرنے والے نہیں ہیں برابر (سب)

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ

اہل کتاب میں سے ایک جماعت قائم ہے (جو)

کی نافرمانی میں حد سے نکل گئے ان کی ان کرتوتوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج وہ ہر جگہ ذلیل وخوار ہیں۔ دوسروں کے دست نگر ہیں کوئی ان کو اپنے ملک میں رکھنا گوارا نہیں کرتا ہر جگہ سے دھتکارے جاتے ہیں اور خدا کی دہائی دے کر یا دوسری قوموں سے پناہ مانگ کر یہ جائے رہائش حاصل کرتے ہیں۔ ان کی یہ ذلت ورسوائی اس لئے ہے کہ اپنی بدکرداریوں سے خدا کا غضب یہ اپنے اوپر لے چکے ہیں جس میں یہ قیامت تک مبتلا رہیں گے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ سب سے زیادہ خدا کے انعامات اسی قوم بنی اسرائیل پر نازل ہوئے اور سب سے زیادہ اسی ناہنجار قوم نے خدا کی ناشکری کی۔ یہی وہ ملعون قوم ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا کہ تو اور تیرا خدا جا کر کفار سے لڑتے رہیں۔ ہم تو یہاں بیٹھ کر تماشا دیکھیں گے۔ البتہ سب اہل کتاب ایک جیسے نہیں ان میں سے بعض ایسے بھی اللہ کے بندے ہیں جو راتوں کو ........

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ

تلاوت کرتے ہیں آیتیں اللہ کی اوقات رات کے اور وہ

يَسْجُدُوْنَ ○ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

سجدہ کرتے ہیں ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور دن

الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

آخر پر اور حکم کرتے ہیں بھلائی کا

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ

اور روکتے ہیں برائی سے اور جلدی کرتے ہیں

فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

نیکیوں میں اور یہ لوگ صالحین میں سے ہیں

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ

اور جو کچھ وہ کرتے ہیں نیکی سے بس نہیں ناقدری کی جائے گی اس کی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّ

اور اللہ جاننے والا ہے متقیوں کو بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

جن لوگوں نے کفر کیا ہرگز نہیں کفایت کریں گے ان سے

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

مال ان کے اور نہ ہی اولاد ان کی

آیات قرآنی کی تلاوت کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں
اللہ پر اور روز قیامت پر پورا ایمان رکھتے ہیں دوسروں کو
نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔
اور خود بھی نیک کاموں کی طرف بھاگ کر جاتے ہیں یہ
لوگ گو کہ پہلے ملعون یہودی تھے لیکن ایمان لاتے ہی
یہ صالحین کے گروہ میں شامل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے
ان پر سے سابقہ لعنت دور کردی۔ انھیں خوش خبری دی
جاتی ہے کہ جو نیکی بھی وہ کریں گے اس کا اللہ تعالیٰ انھیں
پورا پورا اجر دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے متقی
بندوں کو خوب پہچانتا ہے۔ اس سے کسی کا تقویٰ پوشیدہ
نہیں رہ سکتا۔ یہ اسلام ہی کی برکت ہے کہ بڑے سے بڑا
شقی خدا کا نافرمان جب اسلام میں داخل ہو جاتا ہے
خدا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیتا
ہے۔ قربان جائیے ایسے خدا پر وہ کفار جو دنیا
میں بے شمار مال و دولت کے مالک ہیں۔ اور صاحب
اولاد ہیں جس دن یہ خدا کے عذاب میں گرفتار
ہوں گے ان کو یہ اموال و اولاد کسی کام نہ آئیں گے

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

اللہ سے کچھ اور یہ لوگ ہیں اہل

النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

دوزخ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ ھٰذِهِ

مثال اس کی کہ خرچ کرتے ہیں بیچ اس

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا

زندگی دنیوی (کے) مانند مثال اس ہوا کے جس میں

صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ

کہرا ہے پہنچی کھیتی اس قوم کی کو کہ

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ

ظلم کیا انہوں نے اپنے نفسوں پر پس ہلاک کر دیا اس کو

وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ

اور نہیں ظلم کیا ان پر اللہ نے بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر

يَظْلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ظلم کرتے تھے اے ایمان والو!

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ

مت بناؤ دوست (کسی کو) اپنے سوا

جن کے گھمنڈ میں یہ آج کفر و سرکشی کر رہے ہیں۔
اس کفر و سرکشی کی سزا میں انھیں دوزخ میں ڈالا
جائے گا جس میں سے وہ کبھی رہائی نہ پائیں گے کفار جو مال
بھی اس دنیا میں ثواب سمجھ کر خرچ کرتے ہیں مثلاً
کنواں لگوانا۔ سرائے بنوانا وغیرہ اس کی مثال
ایسی فصل کی ہے جس کو کہرہ دار ہوا جلا کر سیاہ کر دے
اور کھیتی کے مالک کے پلے کچھ نہ پڑے۔ یہ کہرہ دار ہوا
ان کا کفر و شرک ہے جو ان کے تمام نیک کاموں کو دنیا
میں ملیا میٹ کرتا رہتا ہے اور آخرت میں ان نیک
کاموں کا انھیں کوئی معاوضہ نہ دیا جائے گا یہ اس لئے نہیں
کہ معاذ اللہ خدا نے ان پر کسی قسم کا ظلم کیا ہو بلکہ اس لئے کہ
وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں کہ خدا پر ایمان نہیں
لاتے اور خدا پر ایمان لانا شرط اول ہے نیک کاموں کا آخرت
میں اجر ملنے کی۔

اے مسلمانو! اپنے مسلمان بھائیوں کو چھوڑ کر کفار و مشرکین
کے ساتھ دوستی نہ پیدا کرو اس لئے کہ ان کا مشن ہی تمہیں برباد
کرنا ہے یہ کمبخت تو یہ چاہتے ہیں کہ تم مصائب میں گرفتار ہو جاؤ

لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

نہ کمی کریں گے وہ تمہاری بربادی میں۔ وہ چاہتے ہیں کہ مصیبت میں مبتلا ہو تم

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

یقیناً ظاہر ہوا بغض ان کی زبانوں سے

وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ

اور جو چھپاتے ہیں سینے ان کے بہت بڑا ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ

بالیقین بیان کردیں ہم نے تمہارے لیے نشانیاں اگر

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ

ہو تم سمجھتے خبردار! تم تو ایسے لوگ ہو

تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ

محبت کریں ان سے اور وہ نہیں محبت کرتے تم سے اور تم ایمان رکھتے

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا

ہو ساتھ کتاب پوری کے اور جب ملاقات کرتے ہیں تم سے کہتے ہیں

اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ

ایمان لائے ہم اور جب علیحدہ ہوتے ہیں کاٹتے ہیں اوپر تمہارے

الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا

انگلیاں مارے غصے کے کہہ دو کہ مر جاؤ تم

انھوں نے اپنے بغض کا کچھ حصہ اپنی زبان سے ظاہر کر دیا ہے اور ابھی جو کینہ و بغض تمہاری طرف ان کے دلوں میں موجود ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے ہم نے تمہیں بروقت متنبہ کر دیا ہے اگر تم ذرہ برابر بھی عقل رکھتے ہو تو تمہیں اپنے دشمن کے دام فریب میں نہیں پھنسنا چاہیے۔ تم تو اپنی سادہ لوحی کی بنا پر ان سے محبت کا دم بھرتے ہو۔ لیکن وہ دل سے تمہارے بدخواہ ہیں اور دشمن۔ تم اللہ کی کتابوں مثلاً زبور، توریت، انجیل وغیرہ پر بھی ایمان لائے جیسا کہ قرآن پر ایمان لائے ہو لیکن وہ اتنے تنگ دل واقع ہوئے ہیں کہ توریت یا انجیل کو تو مانتے ہیں مگر قرآن کو نہیں مانتے پھر بھلا تمہارے اور ان کے درمیان کیسے اشتراک عمل ہو سکتا ہے ان میں سے بعض مکار ایسے بھی ہیں جو تمہارے منہ پر تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے لیکن جب تم سے جدا ہوتے ہیں تو تم پر انتہا سے زیادہ غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ اپنے غصہ میں ہزار جلا بھنا کریں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ بشرطیکہ تم ان پر قطعی اعتماد نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ جو کہ دلوں کے رازوں کا جاننے والا ہے

بِغَيْظِكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

اپنے غصہ میں — بیشک اللہ — جانتا ہے — سینے کے

الصُّدُورِ ۝ إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ

رازوں کو — اگر — چھوتی ہے — تمہیں — کوئی بھلائی

تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

بری لگتی ہے اس کو — اور اگر — پہنچتی ہے تمہیں — کوئی برائی

يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَ

خوش ہوتے ہیں اس سے — اور اگر — صبر کرو تم — اور

تَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

ڈرو اللہ سے — ہرگز نہ نقصان پہنچا سکیگا تم کو — اس کا مکر

شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ

کچھ بھی — بے شک — اللہ — اس کو کہ وہ کرتے ہیں

مُحِيطٌ ۝ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ

گھیرے ہوئے ہے — اور جب — صبح کے وقت رخصت ہوا تو — اپنے

أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ

لوگوں سے — معین کرتا تھا تو — مومنین کے لیے

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ

جگہیں — واسطے — لڑائی کے — اور اللہ — سننے والا

ان منافقین کے دل کی بات تمہیں بتاتا ہے کہ جب تمہیں
معمولی سا فائدہ پہنچتا ہے انھیں سخت ناگوار گذرتا ہے اور جب
تمہیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو یہ مارے خوشی کے پھولے نہیں
سماتے۔ بھلا غور تو کرو اس قسم کے لوگوں سے دوستی
واشتراک عمل کر کے تم نفع میں رہوگے یا نقصان میں اُن کا
مکروفریب ذرہ برابر نقصان نہ پہنچا سکے گا بشرطیکہ تم دو چیزیں
اختیار کرلو (۱) صبر (۲) تقویٰ۔ اگر تم خدا کی نصیحت مان لوگے تو اللہ
تعالیٰ ہی تمہارے دشمنوں کی چالوں کو اپنی حکمت عملی سے مات
کردے گا۔ اس لئے ان کے مکروفریب کی سب چالیں جن کو وہ پالیسی
اور ڈپلومیسی کہتے ہیں خدائی پالیسی سے گھری ہوئی ہیں۔ ان کی ہزار
چالوں کو خدا کی ایک تدبیر ختم کر کے رکھ دیتی ہے ؎

۱۲ ع ۱۱ ۳

اے نبی! ذرا جنگ احد کے واقعات تو یاد کرو اور ان سے مومنین
کو آئندہ کیلئے سبق دو جب کہ تو علی الصبح اپنے اہل وعیال سے جدا ہو کر
میدان جنگ میں پہنچا اور مسلمانوں کو مختلف گھاتوں پر بٹھانا شروع
کیا چنانچہ پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ تو نے عبداللہ بن جبیرؓ کی سرکردگی
میں کوہ احد کے درہ پر تعینات کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہاں سے نہ ٹلیں
خواہ ہمیں فتح ہو یا شکست۔ یاد رکھو اللہ تمہاری زبان سے نکلی ہوئی باتوں کو جانتا

عَلِيْمٌ ۝ إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ

جاننے والا ہے　جب قصد کیا تھا　دو گروہوں نے　تم میں سے

أَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ

یہ کہ بزدلی دکھائیں　اور اللہ　ان دونوں کا دوست تھا　اور اوپر اللہ کے

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ

پس چاہیے کہ توکل کریں　مومنین　اور　البتہ تحقیق

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۚ

مدد کی تمہاری　اللہ نے　بدر کے موقعہ پر　اور　تم　تھے　ناتواں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

پس ڈرو اللہ سے　تاکہ تم　شکر کرو

إِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

جب کہتا تھا تو　واسطے　مومنین کے　کیا　کافی نہیں ہو تمہارے لئے

أَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ

یہ کہ مدد کرے تمہاری　رب تمہارا　ساتھ　تین ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ إِنْ

فرشتوں کے　اتارے ہوئے　بلکہ　اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ

صبر کرو تم　اور　تقویٰ اختیار کرو　اور چڑھ آئیں　تم پر　سامنے

اور دل میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اس دن جو عبداللہ بن ابی منافق راستے میں سے تین سو آدمیوں کا ایک دستہ لیکر مدینہ کو واپس چلا آیا تو بنو حارثہ و بنو سلمہ (مومنین کے دو قبیلے) بھی کچھ سست پڑنے لگے لیکن ان کے سرداروں نے انھیں مسلمانوں سے منافقوں کی طرح ٹوٹنے نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بزدلی کو ہمت سے بدل دیا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ... مومنین کا دوست اور ولی ہے اور ایسے موقعوں پر ان کو شیطان کے دام فریب سے بچاتا ہے۔ لہٰذا مومنین کو بھی چاہیے کہ ظاہری اسباب یا ساز و سامان پر بھروسہ نہ کیا کریں بلکہ ہر موقعہ پر خدا کا ہی سہارا لیں۔ جنگ بدر کی مثال تمہارے سامنے موجود ہے کہ باوجود کمزور و ناتواں ہونے کے اللہ تعالیٰ نے تمہیں فتح دی۔ لہٰذا اپنے دل کو پورے طور سے خدا کی طرف مائل رکھو اور اس کے جملہ احسانات بالخصوص بدر کی فتح کا شکر ادا کرو احد کے دن بھی جب تمہاری سات سو سپاہیوں کی فوج کے مقابلہ میں تین ہزار کا لشکر کفار تمہارے مقابلہ میں آیا تو تو اے نبی! مومنین سے کہہ رہا تھا کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کے لیے آسمان سے تین ہزار فرشتے نازل فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ

فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

جوش میں بھرے ہوئے دفعتہً مدد کرے گا تمہاری رب تمہارا

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

ساتھ پانچ ہزار فرشتوں کے

مُسَوِّمِيْنَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا

نشان کئے ہوئے اور نہیں کیا اس کو اللہ نے مگر

بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ

خوش خبری واسطے تمہارے اور تاکہ مطمئن ہو جائیں دل تمہارے

بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اس سے اور نہیں مدد مگر اللہ کی طرف سے

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ لِيَقْطَعَ طَرَفًا

جو غالب حکمت والا ہے تاکہ کاٹ دے ایک ٹکڑا

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ

ان میں سے جنہوں نے کفر کیا یا ذلیل کرے ان کو

فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ○ لَيْسَ لَكَ

پس واپس لوٹیں ناکام نہیں واسطے تیرے

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ

حکم میں سے کچھ بھی خواہ بخش دے ان کو

فرماتا ہے کہ تین ہزار کیا بلکہ میں پانچ ہزار چیدہ اور نشان کئے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا بشرطیکہ کفار کے تکبر آمیز جوش و خروش کے مقابلہ میں تم دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو (۱) صبر اور (۲) تقویٰ۔ لیکن افسوس اس لڑائی میں مسلمانوں میں سے تیر اندازوں کی جماعت دونوں چیزوں کو ہاتھ سے چھوڑ کر خلاف حکم رسول مال غنیمت پر ٹوٹ پڑی اور ان کا یہ فعل مسلمانوں کے نقصان کا باعث ہوا۔ فرشتوں کے ذریعہ امداد کا وعدہ بطور بشارت اور اطمینان قلب کے ہے ورنہ تم یہ نہ سمجھنا کہ فتح یا شکست فرشتوں کے شامل ہونے یا نہ ہونے پر موقوف ہے۔ بلکہ فتح دینے والا تو وہی خدا ہے جو تمام قوتوں پر غالب ہے اور سب مدبروں سے بڑھ کر مدبر و حکیم ہے وہ چاہتا ہے کہ تمہیں کفار پر غالب کر کے کٹر کافروں کی جڑ کاٹ دے یا ان کو ذلیل و خوار کر کے بے نیل و مرام واپس لوٹا دے۔ اے نبی! اس میں تو شک ہی نہیں کہ کفار و مشرکین ظالم ہیں لیکن چونکہ تجھے خدا کی مشیت میں کوئی حصہ نہیں اس لئے ان کو ماخوذ کرنا یا کرانا تیرا کام نہیں یہ اختیار اللہ ہی کو حاصل ہے وہ خواہ ان کو معاف کر دے یا انکو عذاب دے اس معاملہ میں تجھے دخل دینے کی ضرورت نہیں یا تم

أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝

عذاب کرے ان کو پس بیشک وہ ظالم ہیں

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے

يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جس کو

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا

چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا

ایمان والو! مت کھاؤ سود دونا

مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ

دوگنے کا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ

فلاح پاؤ اور ڈرو اس آگ سے جو تیار کی گئی

لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَ

ہے واسطے کافروں کے اور اطاعت کرو اللہ کی اور

الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاؤ

کام تو محض ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے اور بس اور خدا کی وہ شان
ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ہر چیز کا مالک ہے
وہ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے عذاب دے۔ اے
نبی! نہ تو تُو اور نہ کوئی اور اس کے اختیارات میں ایک ذرہ برابر
دخل دے سکتا ہے وہ تو مختار مطلق ہے اور اس کی وہ صفت
جو جملہ صفات پر غالب ہے اپنے بندوں پر انتہائی شفقت
ورحمدلی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے گنہ گار بندہ کی سالہا سال
کی سیاہ کاریاں آن کی آن میں بخش دیتا ہے جب کہ بندہ
اپنے رب کی جناب میں صدق دل سے توبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی یہ بات حرف بحرف سچ ہوئی اس لیے کہ جنگ احد میں لشکر
کفار کا کمانڈر انچیف ابوسفیان تھا اور اس کے دو جرنیل خالد بن ولید
اور عکرمہ بن ابوجہل تھے۔ تینوں حضرات بعد میں ایمان لے آئے
اور اللہ تعالیٰ نے ان کا یوم احد کا ظلم معاف فرما دیا رضوان اللہ
علیہم سب کو معلوم ہے کہ خالد بن ولید اسلام کے کیسے زبردست
جرنیل ثابت ہوئے۔ اے مسلمانو! تم سود کھانا چھوڑ دو اس کو اللہ
تعالیٰ نے ایسا ہی حرام کر دیا ہے جیسا کہ سوٗر اور شراب کو۔ یہ مت
سمجھو کہ سود سے ہی تم کسب معاش کر سکتے ہو بلکہ حقیقت یہ ہے

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اور دوڑو طرف مغفرت رب اپنے کی

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

اور جنت کہ عرض اس کا آسمانوں اور زمین جیسے پھیلا ہوا

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ

اور تیار کی گئی ہے واسطے متقیوں کے جو

يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَ

خرچ کرتے ہیں خوش حالی میں اور بدحالی میں اور

الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

پینے والے غصہ کو اور معاف کرنے والے

عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

لوگوں سے اور اللہ محبت کرتا ہے محسنوں سے

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً

اور وہ جو جب کر بیٹھتے ہیں کوئی بے حیائی

اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

یا ظلم کرتے ہیں اپنے نفسوں پر یاد کرتے ہیں اللہ کو

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ

پس بخشش مانگتے ہیں اپنے گناہوں کی اور کون بخشتا ہے

کہ رزاق سوائے خدا کے کوئی نہیں اگر تم حلال روزی کی کوشش کروگے تو تمھیں حلال طریقے سے رزق ملیگا اور اگر تم حرام پر ہی کمر بستہ رہوگے تو گو پیٹ ضرور بھرلوگے لیکن اپنے پیٹ میں تم آگ ڈالوگے۔ لہذا روزی کے معاملہ میں خوف خدا دل میں رکھو اور جہنم کی آگ سے ڈرو جو کہ کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہے لیکن حرام روزی کھانے والوں کو بھی خداوند کریم اس میں جھونک دے گا۔ اگر تم اس نار جہنم سے بچنا چاہتے ہو تو ہر معاملہ میں خدا اور رسول کے حکم کے سامنے گردن جھکا دو اور اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو تم فوراً اپنے رب سے مغفرت چاہو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما کر تمہیں اس کشادہ بہشت میں داخل کردے جس کا طول و عرض ہمارے اندازہ اور قیاس سے باہر ہے وہ جنت متقی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہے۔ خدا کے نزدیک متقی وہ لوگ ہیں جو خوشی اور غمی میں اپنا مال اپنے رب کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ غصہ کے وقت اپنے جذبات پر قابو پاکر غصہ پی جاتے ہیں اور

الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمْ يُصِرُّوا

گناہوں کے سوائے اللہ کے اور نہیں اصرار کرتے

عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○

اوپر اس چیز کے کہ کی انھوں نے اور وہ جانتے ہیں

أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ

یہ لوگ جزا ان کی مغفرت ہے ان کے

رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ

رب کی طرف سے اور بہشتیں کہ جاری ہیں نیچے ان کے سے

تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ

نہریں ہمیشہ رہنے والے ان میں

وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ○ قَدْ خَلَتْ

اور عمدہ ہے اجر عمل کرنے والوں کا تحقیق گزری ہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيرُوا

تم سے پہلے تاریخیں (مختلف قوموں کی) پس سیر کرو

فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ

بیچ زمین کے پس دیکھو کیوں کر

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○

ہوا انجام جھٹلانے والوں کا

لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں ان سے باوجود طاقت رکھنے کے انتقام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے محسنوں کو محبوب رکھتا ہے۔ متقیوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب ان سے بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ فوراً اپنے رب کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور اس سے گریہ وزاری سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں بیشک اللہ تعالےٰ ہی اپنے گنہگار بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور ان کے استغفار پر ان کے گناہ بخش دیتا ہے متقی لوگوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب کبھی ان سے گناہ ہو جاتا ہے وہ اس پر جان بوجھ کر جمے نہیں رہتے بلکہ خدا کے خوف سے اس کو چھوڑ دیتے ہیں اگر ایک مرتبہ چھوڑ کر ان سے وہی گناہ پھر اپنی کمزوری سے ہو جاتا ہے وہ پھر توبہ کرتے ہیں غرضیکہ ایک نہ ایک وقت وہ اس گناہ کو قطعی طور پر چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہشتیں ہیں جن کے نیچے سے جا بجا نہریں جاری ہیں ان بہشتوں میں متقی لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے عمل کرنے والوں کے لئے کیا خوب اجر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اے لوگو! اگر تمہیں خدا کی باتوں پر کچھ شبہ ہے تو تم سے پہلے بہت سی

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

یہ بیان ہے واسطے لوگوں کے اور ہدایت

وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلَا تَهِنُوْا

اور نصیحت واسطے متقیوں کے اور نہ تو تم ڈھیلے پڑو

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ

نہ ہی غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہوگے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ

اگر ہو تم ایمان والے اگر

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ

چھوا ہے تمہیں زخم پس یقیناً چھوا

الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

قوم (مخالف) کو زخم مانند اس کے اور یہ دن پھیرتے رہتے

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ

ہیں ہم درمیان لوگوں کے اور تاکہ ظاہر کردے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

اللہ مومنوں کو اور بنائے تم میں سے

شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

گواہ اور اللہ نہیں محبت کرتا ظالموں سے

قومیں گذر چکی ہیں جن کی تاریخیں تمہارے سامنے ہیں ذرا.....
ملکوں کی سیر کرو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو جھٹلانے والوں کا
کیا حشر ہوا۔ قوم نوحؑ قوم عادؑ قوم ثمودؑ قوم فرعون وغیرہ کے واقعات
سے تم سبق حاصل کرو۔ عوام الناس کے لیے یہ قرآن کریم سچے
اور صحیح واقعات کا ذخیرہ ہے اور جو لوگ دل میں خوف خدا
رکھتے ہیں وہ ان واقعات سے ہدایت اور نصیحت حاصل کرتے
ہیں۔ لہٰذا اے مسلمانو! تم معمولی نقصانات پر بد دل نہ ہو جاؤ
اپنی کوششوں کو جاری رکھو نہ ہی اپنے نقصانات کے غم میں
گھلتے رہو۔ یاد رکھو اگر تم سچے مومن ہو تو انجام کار تم ہی غالب
آؤ گے۔ منزلِ مقصود سے پہلے پہلے جو نقصانات تم اٹھا
رہے ہو وہ چنداں اہمیت نہیں رکھتے اگر آج جنگ احد میں
تمہیں نقصان پہنچا ہے تو کل جنگ بدر میں کفار زخم کھا چکے ہیں
نتیجہ جنگ سے پہلے پہلے لڑائی کا پانسہ اولتا بدلتا ہی رہتا ہے
کبھی تم نے کفار کو مار بھگایا اور کبھی تم نے خود نقصان اٹھایا لیکن
آخر میں یاد رکھو فتح تمہاری ہی ہوگی اور دوران جنگ میں جو تمہیں
نقصانات میں مبتلا کیا جاتا ہے وہ بھی تمہارے ہی فائدہ کے
لیے ہے تاکہ تمہیں ان آزمائشوں میں ڈال کر ایسے ہی خالص

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ

اور تاکہ خالص کر دے اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دے

الْكٰفِرِيْنَ ○ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

کافروں کو کیا گمان کیا تم نے یہ کہ داخل ہو گے

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

بہشت میں اور ابھی نہیں ظاہر کیا اللہ نے ان لوگوں کو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ○

کہ جہاد کرتے ہیں تم میں سے اور ابھی نہیں ظاہر کیا صبر کرنے والوں کو

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ

اور بالیقین تھے تم تمنا کرتے موت (شہادت)

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص فَقَدْ

کی پہلے اس کے کہ ملاقات کرو تم اس سے پس یقیناً

رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○

دیکھ لیا تم نے اس کو اور تم دیکھتے رہو

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ

اور نہیں محمد مگر رسول بیشک

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاۡىِٕنْ

گزر چکے اس سے پہلے بہت سے رسول کیا پس اگر

اور ثابت قدم مسلمان بنا دیا جائے جیسے سونا آگ کی کٹھیا میں سے نکل کر بالکل کھرا ہو جاتا ہے اور جب تم بالکل کھرے ہو کر کفار سے لڑو گے تو ان کے کشتوں کے پشتے لگا دو گے۔ اور اللہ کی مدد سے ان پر پورا غلبہ حاصل کر لو گے دوسرے بہشت جیسا اعلیٰ انعام کیا تمہیں بغیر محنت و مشقت کے مل جائے گا ہرگز نہیں یہ اعلیٰ ترین انعام تمہیں اسی وقت ملیگا۔ جب تمہارا کھرا کھوٹا پرکھ لیا جائے گا اور یہ ظاہر ہو جائے گا کہ فی الحقیقت یہی مجاہدین کی جماعت جو خواہ لڑائی میں فتح ہو یا شکست میدان چھوڑ کر گھر نہیں بیٹھ رہتی بلکہ اللہ کے راستے میں آخر تک صبر و استقامت کے ساتھ لڑتی رہتی ہے اور تم اپنے نقصان پر افسوس کیوں کرتے ہو اس لئے کہ جنگ سے قبل تم میں سے بہت سے لوگ شہادت کے خواہاں تھے (چنانچہ ستر صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے درجہ شہادت عطا فرمایا) اور تم نے اپنی آنکھوں سے جنگ کا بھیانک سے بھیانک منظر دیکھ لیا جس سے تمہارے دل مضبوط ہو گئے اور آئندہ ایسے خوفناک مناظر سے تم ذرہ برابر نہ گھبراؤ گے بلکہ جس قدر زیادہ خطرات تمہارے سامنے ہوں گے اسی قدر بہادری اور ثابت قدمی سے تم لڑو گے ؞ جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا

مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی

انتقال کر جائے یا شہید کر دیا جائے (وہ) پھر جاؤ گے تم اوپر

اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی

ایڑیوں اپنی کے اور جو شخص پھر جائے اوپر

عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا

دونوں ایڑیوں اپنی کے پس ہرگز نہ بگاڑ سکے گا اللہ کا کچھ

وَسَيَجْزِ اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ

اور جلد جزا دے گا اللہ شکر کرنے والوں کو اور نہیں ہے

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

واسطے کسی نفس کے یہ کہ مر جائے بدون حکم اللہ کے

كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ

لکھی ہوئی وقت مقررہ (پر) اور جو چاہتا ہے فائدہ

الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ

دنیا کا دیتے ہیں ہم اس کو اس میں سے اور جو چاہتا ہے

ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا

فائدہ آخرت کا دیتے ہیں ہم اس کو اس میں سے

وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ

اور جلد جزا دیں گے ہم شاکرین کو اور کتنے ایک

اور صحابہ کرام اس صدمہ سے بیقرار و حواس باختہ تھے اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رکوع کو تلاوت فرمایا جس سے سب کو تسکین حاصل ہوئی اس سے آپ سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ خدا اور رسول میں کیا فرق ہے باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محمدؐ کی ہستی اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اس کو ہم نے اپنا قاصد بنا کر بھیجا ہے اپنے بندوں کی طرف چنانچہ وہ ہمارا پیغام ہمارے بندوں تک پہنچاتا رہتا ہے ہم نے اپنی خدائی میں اسے ایک ذرہ برابر بھی حصہ نہیں دیا جیسا کہ پہلے پیغمبروں میں سے کسی کو اختیارات الٰہی میں ایک تنکے کے برابر دخل نہ تھا اس لیے اے مسلمانو! اگر بالفرض وہ انتقال کر جائے اور ایک نہ ایک دن اس کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہے یا اگر شہید کر دیا جائے تو کیا تم اسلام سے منحرف ہو جاؤ گے کیا اس کی خاطر یا اس کے سہارے تم اسلام لائے ہو تم نے جو اسلام قبول کیا ہے خدا کو احکم الحاکمین مان کر اور اسی کے بھروسہ پر لہٰذا محمدؐ کے بعد بھی اسی پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہیئے۔ یاد رکھو اگر محمد صلعم کے رخصت ہو جانے سے تم دین اسلام چھوڑ بیٹھو گے تو اس سے تم اپنا نقصان کرو گے۔ خدا کا کچھ نہ بگاڑو گے۔ خداوہ

مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوۡنَ كَثِیۡرٌ

نبی لڑے ساتھ اس کے اللہ والے بہت

فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِیۡ

پس نہیں ڈھیلے پڑے بسبب اس کے جو پہنچا ان کو بیچ

سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا

راستے اللہ کے اور نہ ہی کمزور پڑے اور نہ ہی

اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ

جھکے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو

وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا

اور نہ ہوتا تھا قول ان کا مگر یہ کہ کہتے تھے

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا

اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری

فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا

بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے

وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِیۡنَ

اور فتح دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا

پس دیا ان کو اللہ نے ثواب دنیا کا

ذات ہے کہ اگر دنیا میں ایک انسان بھی اس کا تابعدار نہ
رہے تو اس کو کچھ پرواہ نہیں اس کی تابعداری اور عبادت
کرنے والے کروڑہا فرشتے اور دوسری مخلوقات ہیں ہاں
جو شخص باوجود خدا کا پیغام سننے کے..... پھر بھی ایمان نہ لائے
وہ اپنے کیے کی سزا بھگت کر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں
ڈالے بغیر نہ چھوڑے گا۔ اس لیے اے مسلمانو! محمدؐ کو خدا کا
قاصد اور اپنا مکمل رہبر ہی سمجھنا اس سے زیادہ ہرگز ہرگز اس کو
کچھ نہ سمجھنا جیسا کہ ہر جاندار کی موت کا وقت خدا نے مقرر کر
رکھا ہے ٹھیک اسی طرح محمدؐ کی موت کا وقت بھی خدا کے ہاں
مقرر ہے لہذا اس کے انتقال کے بعد اگر تم ایسے ہی خدا کے
شکر گذار بندے رہے جیسے اس کی زندگی میں ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسکی
جزا دے گا۔ جو لوگ محض دنیوی فائدہ کے طالب اور کوشاں
ہوتے ہیں انھیں ہم دنیا کا فائدہ دے دیتے ہیں اور جو لوگ
آخرت کے مستقل اور پائدار نفع کے طالب اور کوشاں ہوتے
ہیں ہم انھیں آخرت کا نفع دیتے ہیں اور جو بندے اچھے اور
برے دونوں حال میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں انکو
ہم بہت جلد اس شکر گذاری کی جزا دیں گے۔ تم معمولی سی

وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

اور خوبی ثواب آخرت کی اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

محبوب رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

ایمان والو! اگر کہا مانوگے تم

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

کافروں کا پھیر دیں گے تم کو اوپر ایڑیوں تمہاری کے

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ

پس ہو جاؤ گے تم خسارہ پانے والے بلکہ اللہ ہی

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝

تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

جلد ڈال دیں گے ہم بیچ دلوں کافروں کے

الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا

رعب بسبب اس کے کہ شرک کیا انہوں نے ساتھ اللہ کے اس کو

لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ

کہ نہیں اتاری گئی ساتھ اس کے کوئی دلیل اور جائے پناہ ان کی

نقصان پر افسوس کرتے ہو دیکھو تم سے پہلے بہت سے نبی اپنے پیروؤں کے ساتھ کفار کے مقابلہ میں لڑے اور لڑائی میں جو تکالیف و مصائب انھیں پہنچے ان سے ان کے حوصلے بالکل پست نہیں ہوئے بلکہ اس ہمت و جوانمردی کے ساتھ وہ لڑتے رہے کہ ضربیں کھانے پر بھی ان کی طرف سے کسی قسم کی سستی یا کمزوری یا تکان ظاہر نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ایسے اولوالعزم اور صابر بندوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ان کا یہ شیوہ تھا کہ جب بھی ان سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی تھی تو اپنے رب سے بخشش طلب کرتے تھے اور التجا کرتے تھے کہ یا رب ہماری زیادتی کو معاف فرما اور تو ہمیں کفار پر غالب کر دے اللہ تعالیٰ نے انکی یہ دعا قبول فرمائی اور انھیں دنیا کی خوش حالی عطا فرمائی اور اس سے بڑھ کر آخرت کی نعمتوں سے انھیں نوازا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو محبوب رکھتا ہے اور جس کو خدا محبوب رکھے گا کیا وہ دنیا میں ذلیل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں *

اللہ تعالیٰ مومنوں کو نہایت مشفقانہ انداز میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! کبھی کافروں کا اعتبار نہ کرنا

النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○

آگ ہے اور برا ہے ٹھکانا ظالموں کا

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

اور بالیقین سچا کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا

اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

جب کہ کاٹتے تھے تم ان کو ساتھ حکم اسکے کے حتیٰ کہ جب

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ

بزدلی کی تم نے اور تنازعہ کیا تم نے بیچ کام کے

وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ

اور نافرمانی کی تم نے بعد اس کے کہ دکھایا تم کو

مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

وہ سامان جو محبوب رکھتے تھے تم تم میں سے ایسے بھی تھے جو

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ

دنیا کے طالب تھے اور تم میں سے ایسے بھی تھے جو آخرت

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ

کے طالب تھے پھر پھیر دیا تم کو ان سے تاکہ آزمائے تم کو

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

اور بالیقین معاف کردیا تمہیں اور اللہ

اور نہ ہی ان کی اطاعت کرنا اگر تم ایسا کروگے وہ تمہیں صراط مستقیم
سے جس پر تم اس وقت قائم ہو بھٹکا دیں گے اور تم زیاں کاروں
میں سے ہو جاؤگے۔ تمہارا رب تمہارا کارساز ہے اس لیے
وہ وقت پر تمہاری مدد بھی ضرور کرے گا۔ اور اس کی مدد کے
ہوتے ہوئے بھلا تم کسی کام میں فیل ہو سکتے ہو؟ کفار کا تو یہی
جرم ہمارے نزدیک بہت کافی ہے کہ انھوں نے ہماری خدائی
میں ایسی موہوم چیزوں کو شریک ٹھیرا رکھا ہے جن کے متعلق ہماری
طرف سے کسی قسم کی دلیل نہیں اتاری گئی اس جرم کی پاداش
میں ہم جنگ کے وقت ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے
اور جب موت کے بعد یہ ظالم ہمارے...... سامنے حاضر
ہوں گے ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے جو بدترین مقام
ہے اور ذرا غور تو کرو کہ جنگ احد میں جب شروع میں تم کفار
کی صفیں کاٹتے آگے بڑھے چلے جارہے تھے تو کیا اللہ تعالیٰ
نے اپنی نصرت کا وعدہ پورا نہیں کر دکھایا؟ لیکن افسوس تم میں سے
بعض نے مال غنیمت پر اپنی رال ٹپکا دی اور رسول اللہ کے
حکم کے خلاف نیز اپنے سردار عبداللہ بن جبیرؓ کے منع کرنے کے
باوجود تیر اندازوں کے دستہ نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور مالِ غنیمت

ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○

فضل کرنے والا ہے اوپر مومنین کے

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ

جس وقت تم چڑھے چلے جاتے تھے اور مڑ کر نہ دیکھتے تھے کسی کو

أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي

اور رسول پکار رہا تھا تم کو تمہارے

أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ

عقب سے پس پہنچایا تم کو غم اوپر غم کے

لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

تاکہ افسوس نہ کرو تم اوپر اس چیز کے کہ چوک گئی تم سے

وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ

اور نہ اس چیز پر جو پہنچی تم کو اور اللہ خبردار ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ○ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم پھر اتارا اوپر تمہارے

مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا

بعد غم کے امن اونگھ

يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ

جو ڈھانپتی تھی ایک جماعت کو تم میں سے اور ایک جماعت تھی

کے لوٹنے میں مصروف ہو گئے۔ ان سے دو بڑے گناہ سرزد ہوئے (۱) نافرمانی (۲) دنیاوی ساز و سامان کی طرف ایسی رغبت دکھانا جو مومن کے شایان شان نہیں۔

جنگ شروع ہونے سے قبل تم میں کچھ لوگ ایسے ہی تھے جو دنیاوی مال و متاع کو محبوب رکھتے تھے اور جب اس پر چل پڑے تو تم میں باہمی اختلاف اور بزدلی پیدا ہو گئی (جو قوم دنیوی مال کے پیچھے پڑ جائے گی اس میں بزدلی اور شکست کا پیدا ہونا لازمی ہے) اس بزدلی کی وجہ سے تم نے کفار کی طرف سے ہٹ کر پہاڑی پر چڑھنا شروع کر دیا اور یہ وقت تمہارے لیے سخت آزمائش کا وقت تھا۔ تم ایسے بدحواس ہو گئے کہ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر جمے کھڑے تھے اور تمہیں آوازیں دے دے کر پکار رہے تھے کہ بھاگو نہیں لوٹ آؤ لیکن تم پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے بلکہ تم نے یہ گمان کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید ہو گئے گویا کہ تمہیں شکست کے غم کے ساتھ نبی کریم صلعم کی شہادت کا دوسرا صدمہ پہنچا لیکن یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ مومنین کے شامل حال رہتا ہے

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ

کہ مغموم کر دیا تھا ان کو نفسوں ان کے نے

يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

گمان کرتے تھے ساتھ اللہ کے ناحق گمان

الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا

جاہلیت کا کہتے تھے کیا نہیں واسطے

مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ

ہمارے اختیار میں سے کوئی چیز بھی کہہ دے بے شک

الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْ

اختیار تو کلیتہً واسطے اللہ ہی کے ہے چھپاتے تھے بیچ

اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ

نفسوں اپنے کے جو نہیں ظاہر کرتے تھے

لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا

واسطے تیرے کہتے تھے اگر ہوتا واسطے ہمارے

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ

اختیار میں سے کچھ حصہ نہ قتل کئے جاتے ہم اس جگہ

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ

کہہ دے اگر ہوتے تم بیچ گھروں اپنے کے ضرور نکل آتے

اس نے تمہارا میدان چھوڑ کر بھاگنے کا گناہ معاف کر دیا۔ اب
تم سے جو خطا ہوئی اس پر زیادہ افسوس کرنے کی ضرورت
نہیں اور جو مصیبت تمہیں پہنچی اس پر بھی رنجور رہنے کی ضرورت
نہیں بلکہ یہ سمجھو کہ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کو تمہیں سبق دینا
منظور تھا تاکہ آئندہ تم اس قسم کی غلطیاں نہ کرو۔ اس پریشان
حالی کے بعد ہم نے تم میں سے ایک جماعت پر اونگھ نازل
کر کے ان کے دلوں سے گھبراہٹ نکال کر ان میں سکون
پیدا کر دیا چنانچہ وہ دوبارہ لوٹ آئے اور رسول کریم صلعم
کے گرد جمع ہو کر اس بے جگری سے لڑے کہ کفار کے
دانت کھٹے کر دئے۔ البتہ تم میں سے چند ایسے ضعیف
الایمان لوگ بھی تھے جو اپنے دلوں میں ایک شبہ رکھتے
تھے جس کو انھیں اے نبی! تیرے سامنے ظاہر کرنے کی
جرأت نہ ہوتی تھی وہ شبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
مومن بندوں کے ساتھ اتنی رعایت بھی تو نہ کی کہ انھیں اتنا
اختیار دیدیتا کہ وہ اپنی جانیں بچا سکتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ
خفگی کے لہجہ میں فرماتا ہے کہ اے نبی ان سے کہدو کہ یہ
تمہارا خیال محض بنا بر ناواقفیت ہے۔ اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو

الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ

وہ لوگ کہ لکھا گیا تھا اوپر ان کے قتل ہونا

إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ

طرف قتل گاہ اپنے کے اور تاکہ آزمائے اللہ اس چیز

مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

جو بیچ سینوں تمہارے کے ہے اور تاکہ خالص کر دے

مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اس چیز کو کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہے اور اللہ جاننے والا ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

سینوں کے رازوں کو بے شک جو لوگ

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ

پھر گئے تھے تم میں سے دن مڈ بھیڑ دو جماعتوں کے

إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ

سوائے اس کے نہیں کہ متزلزل کیا تھا ان کو شیطان نے بہ سبب بعض

مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ

ان کے اعمال کے اور بالیقین معاف کر دیا اللہ نے ان کو

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

بے شک اللہ بخشنے والا بردبار ہے

تو کیا تم خدا کے اختیارات میں بھی دخیل ہو گئے ہو کسی کو مارنے
یا زندہ رکھنے کا اختیار سوائے خدا کے کسی کے ہاتھ میں
نہیں اور تم جو یہ کہتے ہو کہ اگر ہمیں یہ علم غیب ہوتا کہ ہم میں
سے بہت سے لوگ یہاں مارے جائیں گے تو ہم اپنے
گھروں سے ہی نہ نکلتے یاد رکھو خدا میں یہ قوت ہے کہ وہ
ان لوگوں کو جن کی موت اس نے اس وقت مقرر کی ہوئی تھی
ان کی قتل گاہ تک گھسیٹ لاتا۔ تم سے پھر کہا جاتا ہے کہ اس
وقت کو اپنے لئے ایک بڑا امتحان سمجھو جس میں ڈال کر تمہارے
دلوں کی میل کچیل خدا نے صاف کر دی اور تمہارا ایمان سونے
کی مانند کھرا ہو گیا خبردار اللہ تعالیٰ کے متعلق کسی قسم کی بدظنی نہ
رکھنا اس لئے کہ وہ دل کی تہ کے رازوں کو بھی جان لیتا ہے
اور تم سے پھر کہا جاتا ہے کہ جو ہونا تھا سو ہوا۔ تم سے دو قصور
سرزد ہوئے (۱) نافرمانی (۲) دنیا کی طرف جھکنا۔ ان کی وجہ سے
شیطان کو بھی تمہیں ڈگمگانے کا موقعہ مل گیا اور اسی کے
بہکائے میں آکر تم نے میدان چھوڑا اور اللہ تعالیٰ سے بدگمانی
کی لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ نہایت متحمل، بردبار اور بخشش
کرنے والا ہے اس نے آخر میں تمہیں سنبھال لیا اور تمہارے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا
اے ایمان والو! مت ہو مانند ان
كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَا
لوگوں کے کہ کفر کیا انہوں نے اور کہا بھائیوں
نِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ
اپنوں کے متعلق جب نکلتے وہ بیچ زمین کے
اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا
یا ہوتے لڑتے اگر ہوتے پاس ہمارے
مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ
نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تاکہ کرے اللہ
ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ
اس کو حسرت بیچ دلوں ان کے
وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ
اور اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَئِنْ
اس کو کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور اگر
قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ
قتل کئے جاؤ تم بیچ راہ خدا کے یا

اس دن کے گناہوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ انتہائی شفقت و مہربانی سے اپنے مومن بندوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! تم ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو جیسا کہ کفار اپنے ان ساتھیوں کے متعلق کہتے ہیں جو لڑائی میں کام آئے یا سفر کی صعوبتوں سے مر گئے کہ کاش اگر ہمارے یہ بھائی ہمارے پاس رہتے تو ان کی جانیں تلف نہ ہوتیں ان کا یہ عقیدہ تقدیر الٰہی کے خلاف ہے اور ایسی لغو باتیں کہ کر سوائے اس کے کہ مارے حسرت کے ان کا دل کڑھتا ہے انھیں کچھ حاصل نہیں ہر انسان کی موت کا وقت جگہ اور حیلہ اللہ تعالیٰ مقرر فرما چکا ہے زمین آسمان کی کوئی قوت اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں سر مو تبدیلی نہیں کر سکتی۔ ہر شخص کی موت عین اس وقت واقع ہوگی جو اللہ نے مقرر کیا ہوا ہے نہ ایک سیکنڈ آگے نہ پیچھے۔ اسی طرح موت کا مقام اور ذریعہ بھی بالکل وہی ہوں گے جو خداوند قدوس تعالیٰ مقرر فرما چکا ہے پھر مرنے پر افسوس یا غم کرنا سراسر حماقت ہے بلکہ تمہیں اپنے بھائیوں کی شہادت یا موت پر خوشی منانی چاہیے اس لیے کہ مومن سے دونوں صورتوں میں اللہ

مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ

مرجاؤ تم بہرحال مغفرت اللہ کی جانب سے اور رحمت

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ

بہتر ہے اس سے کہ جمع کرتے ہیں (کافر) اور اگر مرجاؤ تم

اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ

یا قتل کیے جاؤ خبردار! طرف اللہ ہی کے جمع کیے جاؤ گے تم

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ

پس ساتھ رحمت اللہ کی کے تو نرم دل ہوا

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ

واسطے ان کے اور اگر ہوتا تو سخت کلام سخت دل (تو) ضرور

لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ

بھاگ جاتے تیرے گرد سے پس معاف کر

عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ

انہیں اور استغفار کر واسطے ان کے اور مشورہ کر

فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ

ان سے کام میں پس جب عزم کرلے تو پس توکل کر

عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اوپر اللہ کے بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے

تعالیٰ نے مغفرت اور رحمت کا وعدہ کیا ہے جو کفار
ومشرکین کے مال ومتاع سے بدرجہا بہتر پونجی ہے بشرطیکہ
تم اس کو سمجھو۔ اور بھلا اس کے سمجھنے میں الجھن کیا ہے
ارے غافل اگر تو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید
ہوا یا اللہ کے راستے میں جد وجہد کرتا ہوا مرا تو مر کر جائیگا
تو تو اسی اللہ کے سامنے تو پھر کیا وہ تیرے جہاد یا جد وجہد
کی قدر نہ کرے گا۔ موت تو بہر حال کسی نہ کسی حیلہ سے
آتی ہی ہے کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو جام
شہادت پیتے ہیں۔ شہدار کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کتاب
جنت میں داخل فرمائے گا۔

اے نبی! یہ تیرے رب کا تجھ پر فضل وکرم ہے کہ
جہاں اسنے تجھے نبوت کا بلند ترین منصب عطا فرمایا اس
کے ساتھ ساتھ تجھے انتہا سے زیادہ نرم دل اور شیریں
کلام بنایا اور اگر برعکس اس کے تو سخت مزاج اور سخت دل
ہوتا تو مومنین تجھ پر اس قدر فریفتہ نہ ہوتے جیسا کہ اب ہیں
بلکہ وہ ایک ایک کر کے سب تیرا ساتھ چھوڑ دیتے لہذا اُن
کی دلجوئی اور تالیف قلب کے لئے ان کی وہ غلطیاں

الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ

توکل کرنے والوں کو اگر مدد کرے تمہاری

اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ج وَاِنْ

اللہ بس نہیں کوئی غالب واسطے تمہارے اور اگر

يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

چھوڑ دے تم کو بس کون ہے جو

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ط وَعَلَى اللّٰهِ

مدد کرے تمہاری اس کے بعد اور اوپر اللہ کے

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَا

پس چاہیئے کہ توکل کریں مومن اور نہیں

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ط وَمَنْ

زیبا کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے اور جو شخص

يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج

خیانت کرتا ہے لے آئیگا اس چیز کو جس میں خیانت کی روز قیامت

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

پھر پورا پورا دیا جائیگا ہر نفس (بدلہ) اس کا کہ کمایا اس نے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اَفَمَنِ

اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے کیا بھلا جس نے

جو جماعتی ضبط سے متعلق ہیں تو درگذر کر اور ان کے گناہوں
کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کر اس لئے کہ گناہوں
کے معاف کرنے کا اختیار نہ تجھے ہے نہ کسی اور کو نیز امور
حکومت میں ان سے مشاورت ضرور کر تاکہ تجھے ان کا
اعتماد کلی حاصل رہے اور وہ تیرے فیصلہ کو اپنا فیصلہ سمجھ کر
دل وجان سے اس فیصلہ کے نفاذ میں تیرا ساتھ دیں۔
لیکن مشورہ کرنے کے بعد جب تو کسی کام کا ارادہ کرے
پھر پورا بھروسا اپنے رب پر کر۔ یہ نہ سمجھ کہ تو یا تیرے
ساتھی محض ظاہری سازوسامان کی بنا پر کامیاب ہو جائینگے
بلکہ اس بات پر پورا ایمان اور یقین رکھ کہ اب کامیابی
اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ایسے متوکل بندوں
کو محبوب رکھتا ہے اگر تم نے کامل طور سے خدا پر توکل کر لیا
تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا اور یہ سمجھ لو کہ
خدا کی قوت ایسی زبردست ہے کہ اگر وہ تمہاری مدد کرے
تو دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔ اور اگر تم نے
اس پر توکل نہ کیا اور اس کے بنائے ہوئے اصولوں سے
ہٹ کر تم نے کفار سے مقابلہ کیا تو وہ تمہارا ساتھ چھوڑ دیگا

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ

پیروی کی رضامندی اللہ کی مانند ہو سکتا ہے اس

بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ

شخص کے جو مورد عتاب الٰہی ہوا اور ٹھکانا اس کا

جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

جہنم ہے اور بری ہے جگہ واپسی کی

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ط

یہ لوگ درجے رکھتے ہیں نزدیک اللہ کے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور اللہ دیکھنے والا ہے جو کچھ کہ وہ کرتے ہیں

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

بالیقین احسان کیا ہے اللہ نے اوپر مومنین کے

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ

جب کہ مبعوث کیا بیچ ان کے رسول انھیں میں سے

اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

جو تلاوت کرتا ہے اوپر ان کے اس کی

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ

آیتیں اور تزکیہ نفس کرتا ہے ان کا اور

اور اگر خدا تمہارا ساتھ چھوڑ دے پھر کون تمہاری مدد کر سکتا ہے
اس لئے کہ دنیا میں مومن کا ہر غیر مومن دشمن ہے شیطان
الگ ہمارا دشمن ہے۔ اگر خدا ہم سے خوش ہے تو فرشتے
ہمارے ساتھ ہیں اور اگر خدا کو ہم نے ناراض کر لیا تو فرشتے
بھی ہماری مدد نہیں کر سکتے اس لئے مومنین کے لئے سب
سے پہلے اپنے رب کی رضا اور تائید حاصل کرنی ضروری
ہے اور ظاہر ہے۔ یہ ہم اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں۔
جب کہ ہم ارکان اسلام بالخصوص نماز روزہ زکوٰۃ کے
پابند ہو جائیں اور اپنے گناہوں کے لئے اپنے رب سے
استغفار کرتے رہیں اگر یہ چیزیں ہم میں نہیں ہیں تو دنیا
بھر کا جنگی سامان ہمیں دشمن کے مقابلہ میں جتوا نہیں سکتا
چنانچہ تاریخ اسلام کا ایک ایک ورق اس آیت کی تائید
کر رہا ہے۔ مومنین کو اللہ تعالیٰ نصیحت فرماتا ہے کہ تم سوائے
خدا کے کسی ذات یا قوت پر بھروسہ نہ کیا کرو۔ بے شک
اسباب اور ذرائع کا فراہم کرنا ضروری ہے اس لئے کہ ان
کے فراہم کرنے کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے لیکن اسباب
کو اصل وجہ کامیابی یا ناکامی نہ سمجھو۔ بلکہ کامیابی اور ناکامی

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

سکھاتا ہے ان کو کتاب (قرآن) اور حکمت

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ

اور بے شک وہ تھے پہلے اس سے ضرور

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ

بیچ گمراہی کھلی کے کیا جس وقت پہنچی تم کو

مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا

مصیبت یقینا پہنچائی تھی تم نے دوگنی اس کی

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ

(تو) کہا تم نے کس وجہ سے ہوا یہ کہہ دے کہ وہ بوجہ (قصور)

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي

نفسوں تمہارے کے سے ہے بے شک اللہ اوپر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَآ اَصَابَكُمْ

ہر چیز کے قادر ہے اور جو کچھ پہنچا تم کو

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ

دن مڈبھیڑ دو جماعتوں کے پس ساتھ حکم اللہ کے ہے

وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلِيَعْلَمَ

اور اس لئے کہ ظاہر کرے ایمان والوں کو اور تاکہ ظاہر کرے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اے مسلمانو! تم بھی نبی صلعم
کا کماحقہ ادب واحترام کرو۔ بھولے سے بھی دل میں یہ...
شیطانی خیال نہ آنے دو کہ نبی خدا کا پیغام پہنچانے میں
یا کسی اور معاملہ میں خیانت کریگا۔ نبی کا تو طرۂ امتیاز ہی اسکی
امانت و دیانت ہوتی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے
کرام سب کے سب امین و دیانت دار تھے اور خیانت تو
خدا کے نزدیک اتنا بڑا گناہ ہے کہ قیامت کے روز خائن
خدا کے حضور میں خیانت کی چیز سر پہ لادے ہوئے حاضر
ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اسی کے اعمال کی جزا اور سزا
بالکل ٹھیک دے گا کسی پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا بھلا
کیا وہ دو شخص خدا کی نظر میں مساوی ہو سکتے ہیں جن میں
سے ایک خدا کے احکامات بجا لاکر اس کو خوش کرنے کی
کوشش کرتا ہے اور دوسرا شخص اس کے احکامات ٹھکرا کر
اس کی ناراضگی حاصل کرتا ہے ایسے شخص کا ٹھکانا یقیناً
جہنم ہوگا جو بہت بری جگہ ہے۔ رہا وہ لوگ جو دن رات
اللہ کی رضا و خوشنودی کے طالب رہتے ہیں وہ خدا کے
ہاں اپنے اعمال کے مطابق مراتب رکھتے ہیں اور

الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ

منافقوں کو اور (جب) کہا گیا ان سے (منافقوں

تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سے) آؤ لڑو بیچ راستے اللہ کے

أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

یا مدافعت کرو کہا انھوں نے اگر جانتے ہم لڑائی

لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ

ضرور ساتھ چلتے ہم تمہارے وہ کفر کی جانب

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ

اس دن زیادہ قریب تھے بمقابلہ اس کے کہ وہ تھے ایمان

يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ

کیطرف کہتے ہیں اپنے منہ سے وہ باتیں جو نہیں ہیں

فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بیچ دلوں ان کے اور اللہ خوب جانتا ہے جو

بِمَا يَكْتُمُونَ ۝ الَّذِينَ قَالُوا

کچھ کہ وہ چھپاتے ہیں جنہوں نے کہا

لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا

واسطے بھائیوں اپنے کے اور خود گھر بیٹھے رہے اگر کہا مانتے ہمارا

اللہ تعالیٰ سے ان کے اعمال پوشیدہ نہیں اور اے مسلمانو! تم کفار کے مال و متاع کو دیکھ کر کہ دیتے ہو کہ خدا نے انھیں دنیا کی تمام نعمتیں دے دیں اور ہمیں کچھ نہیں دیا ذرا غور تو کرو کہ تمھیں جو نعمت دی ہے وہ زیادہ قابل قدر ہے یا جو کچھ کفار کو دیا ہے وہ زیادہ قیمتی ہے۔ تمھارے اوپر یہ خدا کا بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے تمھیں میں سے ایک شخص کو نبی بنایا جو تمھارے رب کی آیتیں تمھیں پڑھ کر سناتا ہے اپنی پاکیزہ سیرت سے تمھارے دلوں سے میل کچیل دور کر کے انھیں صاف کرتا رہتا ہے اور تمھیں قرآن کریم حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور عرب جو نبی کریم کی تعلیمات سے مہذب ترین قوم بن گئے تھے۔۔۔ پہلے صاف اور کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ تم ذرا سی نقصان پر ہی گھبرا اٹھے۔ حالانکہ خدا کے حکم سے تم اپنے دشمنوں کو اس سے دوگنا نقصان پہنچا چکے ہو۔ جب تمھیں جنگ میں کچھ نقصان پہنچا تو تم نے کہنا شروع کیا کہ مومن ہوتے ہوئے ہمیں آخر یہ نقصان کیوں پہنچا اے نبی! ان سے کہہ دو کہ جنگ احد میں جو نقصان تمھیں پہنچا ہے وہ تمھاری اپنی

مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ

نہ قتل کیے جاتے کہو دو پس ہٹا دو تم اپنے

اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

نفسوں سے موت کو اگر ہو تم

صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

سچے اور مت گمان کرو تم ان لوگوں کو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ

جو قتل ہوئے بیچ راستے اللہ کے مردے

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

بلکہ وہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے رزق دیے جاتے ہیں

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ

خوش ہیں اس چیز سے کہ دی ان کو اللہ نے اپنے

فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ

فضل سے اور بشارت دیتے ہیں ان لوگوں کو

لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ

کہ ابھی نہیں ملے ان سے پیچھے ان سے

اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

یہ کہ نہیں خوف اوپر ان کے اور نہ وہ

غلطیوں کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بھی قدرت ہے کہ تم
مومن ہونے کے باوجود جب بھی اس کے قانون سے ہٹو گے
تمہاری وہ فوراً گوشمالی کرے گا۔ تاکہ تم سمجھ جاؤ اور سنبھل جاؤ
احد کے دن کی آزمائش کا ایک مقصد اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ
بھی تھا کہ سچے مومنوں اور منافقوں میں فرق ہو جائے۔
چنانچہ جب منافقوں سے کہا گیا کہ اللہ کے دین کی بقا کے
لیے لڑو خواہ جارحانہ طریق پر یا مدافعانہ طور سے تو انھوں
نے کہا ہم تو فن حرب سے بالکل ناواقف ہیں۔ اگر ہم
لڑائی کا فن جانتے ہوتے تو ہم تمہارے ساتھ ضرور چلتے
اس دن وہ کفر سے زیادہ قریب تھے اور ایمان ان کے دلوں
میں اگر تھا تو محض برائے نام۔ اسی وجہ سے وہ زبان سے
تو نہ لڑنے کے حیلے بہانے کرتے ہیں لیکن دلوں میں ان
کے یہ ہے کہ لڑائی میں جاکر خواہ مخواہ اپنی جانیں ضائع
کرنا ہے اور اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا ہے بلکہ وہ کمبخت
اپنے ان بھائی بندوں کے متعلق جو سچے مومن تھے اور اللہ
کے راستے میں شہید ہوئے کہتے تھے کہ اگر وہ لوگ ہمارے پاس
رہتے تو ہرگز نہ قتل کیے جاتے۔ گویا منافق کو جان بہت

يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ

غمگین ہوں گے بشارت دیتے ہیں نعمت کی

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لا وَّأَنَّ اللّٰهَ

اللہ کی جانب سے اور فضل کی اور اس بات کی کہ اللہ

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ع

نہیں ضائع کرتا اجر مومنین کا

اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ

جنھوں نے لبیک کی اللہ اور رسول

مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ط

(کی دعوت پر) بعد اسکے کہ پہنچا ان کو زخم

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ

ان لوگوں کے لیے جنھوں نے نیکی کی ان میں سے

وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ج اَلَّذِينَ

اور تقویٰ کیا اجر عظیم (ہے) وہ جن کو

قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ

کہا لوگوں نے بے شک

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

لوگ یقیناً جمع ہوئے ہیں واسطے تمہارے

عزیز ہوتی ہے لیکن مومن اپنے رب کے حکم پر جاں فروشی
کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
ان منافقوں سے کہدو کہ تم نے اس موقعہ پر تو اپنی جان بچائی
لیکن دیکھیں تم کب تک موت سے بچتے رہو گے۔ تم جو کہتے
ہو۔ کہ شہدا تمہارے پاس ٹھیرے رہنے سے بچ جاتے
تو کم ازکم تم اپنے اوپر سے ہی موت کو ہٹا کر دکھا دو تمہاری
موت کا بھی جو وقت ہم نے مقرر کر رکھا ہے اس سے نہ ایک
ساعت پہلے آئے گی نہ پیچھے اور اے مسلمانو! جو لوگ
اللہ کے راستے میں شہید ہوتے ہیں ان کو تم مردہ نہ سمجھو
بلکہ شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو ایسی پاکیزہ زندگی بخشتا ہے۔
جو دوسرے مردوں کو نصیب نہیں ہوتی۔ اور اس زندگی
میں اللہ تعالیٰ ان کو رزق بھی دیتا ہے دوسرے شہدا جس
چیز (یعنی اسلام) پر جان دیتے ہیں اس کو زندہ کر جاتے
ہیں شہادت کے بعد وہ اپنی زندگی سے اس قدر خوش ہوتے
ہیں کہ یہ تمنا رکھتے ہیں کہ انکے پس ماندہ ساتھی بھی شہادت
حاصل کریں تاکہ انھیں بھی وہی نعمتیں حاصل ہوں جو انھیں ملی
ہیں اور اپنے ساتھیوں کو وہ یہ پیغام دنیا میں بھیجتے رہتے

فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا

پس ڈرو ان سے — پس زیادہ کیا ان کو (اس ڈرانے نے)

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

ایمان میں اور کہا انھوں نے کافی ہے ہم کو اللہ اور خوب ہے

الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ

کارساز — پس لوٹے ساتھ نعمت

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ

اللہ کی سے — اور فضل نہ چھوئی ان کو

سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ

برائی — اور پیروی کی انھوں نے رضامندی اللہ کی

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

اور اللہ — بڑے فضل والا ہے

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

سوائے اس کے نہیں کہ یہ شیطان ہے جو ڈراتا ہے

اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ

دوستوں اپنے سے — پس مت ڈرو ان سے — اور

خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ڈرو مجھ سے — اگر — ہو تم — ایمان والے

ہیں کہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہیں ایسا کرنے سے نہ انھیں مستقبل کا خوف ہوگا۔ نہ ماضی کا غم۔ بلکہ انھیں بشارت دیتے ہیں کہ موت کے بعد انھیں خدا کا فضل اور اس کی نعمت مل کر رہے گی اور انھیں ایک لمحہ کے لیے بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ مومن جو جد وجہد اللہ کے راستے میں کرتا ہے اس میں سے کسی عمل کا اجر ضائع ہو جائے گا ہرگز نہیں بلکہ مومن کے تمام اعمال صالحہ کا پورا پورا اجر ملے گا۔ البتہ کافر ومشرک جو دنیا میں اچھے کام کرتا ہے۔ اس کو بوجہ کفر وشرک کے آخرت میں ان کا کوئی اجر وثواب نہ ملے گا۔

جنگ احد میں گو مسلمانوں کو نقصان پہنچا لیکن نبی کریم صلعم اور آپ کے مخلص صحابہ کرام نے میدان نہیں چھوڑا اس لیے اس نقصان کو مسلمانوں کی شکست نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ دوسرے روز جب نبی کریم صلعم کو یہ معلوم ہوا کہ ابوسفیان اور اس کے کفار ساتھی اس بات پر بہت پچھتا رہے ہیں کہ ہم ناحق لڑائی کو ادھوری چھوڑ کر مکہ کو واپس چلے آئے ہمیں دوبارہ لوٹ کر مسلمانوں کا کام تمام کر دینا

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ

اور نہ غمزدہ کریں تجھ کو وہ لوگ جو جلدی کرتے ہیں

فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

بیچ کفر کے بے شک وہ ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے

اللّٰهَ شَيْئًا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ

اللہ کا کچھ ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ نہ کرے

لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

واسطے ان کے حصہ بیچ آخرت کے اور واسطے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

ان کے عذاب ہے بڑا بے شک جن لوگوں نے

اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

خریدا کفر کو بدلے ایمان کے

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ

ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے اللہ کا کچھ اور واسطے ان کے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

عذاب ہے دردناک اور نہ گمان کریں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ

وہ لوگ جو کافر ہوئے یہ کہ ڈھیل دیتے ہیں ہم ان کو

چاہیئے تو فوراً رسول اللہ صلعم نے منادی کرادی کہ ہم
ابوسفیان کے لشکر کا تعاقب کریں گے چنانچہ باوجودیکہ
مسلمان زخموں سے چکنا چور تھے فوراً حضور کی دعوت
پر جہاد کے لیے تیار ہو گئے وہی لوگ جو ایک دن
قبل احد کے مقام پر لڑے تھے۔ ابوسفیان کے ایما پر
ان سے قبیلہ عبدالقیس کے ایک شخص نے کہا کہ اے نادانو! تم
کیوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو ابوسفیان
نے مکہ معظمہ سے مزید کمک منگائی ہے اور وہ ایک
لشکر جرار لے کر تم پر دوبارہ حملہ آور ہوا ہے تمہیں
ان سے ڈرنا چاہیئے اس پر مومنین صادقین نے برجستہ
جواب دیا کہ ہمارے مقابلہ میں کتنی ہی طاقتور سلطنتیں
کیوں نہ جمع ہو جائیں ہماری طرف صرف ایک خدا
کافی ہے اس سے بہتر ہمارے لئے کوئی کارساز نہیں
منافقین کے اس ڈراوے سے مومنین کا ایمان متزلزل
ہونے کی بجائے اور بھی قوی ہو گیا اور اپنے رب کے
بھروسہ پر بلند ہمتی و عالی حوصلگی کے ساتھ رسول اللہ
کی قیادت میں نکل کھڑے ہوئے اور حمراء الاسد کے

خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ

اور بہتر ہے واسطے نفسوں ان کے سوائے اس کے نہیں ڈھیل

لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ

دیتے ہیں ہم ان کو تاکہ زیادہ ہو جاویں گناہ میں اور واسطے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ مَا كَانَ اللّٰهُ

ان کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا نہیں شایان اللہ کو

لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ

یہ کہ چھوڑ دے مومنین کو بیچ اس حالت کے کہ تم ہو

عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ

اوپر اس کے یہاں تک کہ جدا کر دے خبیث کو

مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

پاکیزہ سے اور نہیں شایاں اللہ کو یہ کہ

لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

مطلع کرے تم کو اوپر غیب کے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ

و لیکن اللہ منتخب کرتا ہے اپنے رسولوں میں سے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

جس کو چاہتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ اور اسکے

مقام پر جا کر پڑاؤ کیا۔ ادھر ابو سفیان کو معبد خزاعی نامی
ایک شخص کے ذریعہ خبر پہنچی کہ مسلمان دوبارہ لڑنے
کے لئے نکل آئے ہیں اور اس قدر جوش سے بھرے
ہوئے ہیں کہ سب نے تہیہ کر رکھا ہے کہ احد کا انتقام
لئے بغیر واپس نہیں ہونا یہ سن کر ابو سفیان کے پاؤں تلے
کی زمین نکل گئی اس کے چھکے چھوٹ گئے اور اپنے ساتھیوں
سمیت مکہ کو بھاگ لیا جب نبی صلعم کو معلوم ہوا کہ وہ مقابلہ
سے ڈر گیا ہے تو حضور بھی اس مقام سے مدینہ واپس
تشریف لے آئے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس
جواں مردی کے صلہ میں ہم نے مومنین کو اپنا خاص فضل
اور اپنی نعمت عطا فرمائی اور نیک اور متقی لوگوں کے
لئے ہم نے آخرت میں اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے ابو سفیان
اور دیگر کفار مکہ پر مسلمانوں کی دھاک دوبارہ بیٹھ گئی مسلمانوں
کو مزید نقصان بھی نہ پہنچا اور روز اول کی کامیابی سے جو
کفار کے حوصلے بلند ہو گئے تھے وہ پھر پست ہو گئے یہ سب
خدا کا فضل و انعام ہی جو اس نے مسلمانوں کو عطا فرمایا اس لئے کہ انھوں
نے جہاد کسی ذاتی نفع کی غرض سے نہیں کیا بلکہ محض اللہ کی

رُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا

رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ گے تم اور تقویٰ کرو گے

فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا

پس واسطے تمہارے اجر ہے بڑا اور نہ

يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ

گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ

میں کہ دی ہے ان کو اللہ نے فضل اپنے سے (یہ کہ) وہ

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ

(بخل کرنا) بہتر ہے واسطے ان کے بلکہ وہ برا ہے واسطے ان کے

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ

جلد طوق ڈالے جائیں گے اس مال کا کہ بخل کیا تھا اس میں دن

الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ

قیامت کے اور واسطے اللہ ہی کے ہے میراث

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ

آسمانوں اور زمین کی اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ

اس چیز سے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے البتہ تحقیق

رضا مندی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر مومنین کو نصیحت فرماتا ہے کہ جب بھی تمہیں کوئی تمہارے دشمنوں سے ڈرائے یہ سمجھ لو کہ یہ شیطان ہے جو تمہیں اپنے بھائی بندوں سے ڈرارہا ہے تم ان سے ہرگز نہ ڈرنا بلکہ تمہارے دل میں محض میرا ہی خوف ہونا چاہیئے بشرطیکہ تم سچے مومن ہو۔ اور اے نبی وجماعت مومنین! تم اس بات پر ملول خاطر نہ ہو کہ بعض لوگ جن کو تم اسلام کی طرف بلانا چاہتے ہو وہ تمہاری دعوت پر بجائے ایمان قبول کرنے کے کفر میں شدت سے شدید تر ہوتے جاتے ہیں یا یہ کہ تم میں کچھ منافقین بھی ہیں جو ذرا سی آزمائش پر فوراً تمہارا ساتھ چھوڑ کر کفار کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ خدا سے منھ موڑ چکے ہیں لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ کفر وعصیان میں خوب ترقی کریں تاکہ آخرت کے انعامات میں انھیں بجائے کوئی حصہ ملنے کے یہ عذاب عظیم میں مبتلا کئے جائیں اور جو منافق ایمان لاکر پھر کفر کرتے ہیں وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے بلکہ انھیں روز قیامت دردناک عذاب دیا جائے گا اور کفار کی سرکشی پر چھوٹ انھیں اس وقت نہیں ملی تا اس کے وہ یہ معنی نہ سمجھیں

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

سنا اللہ نے قول ان لوگوں کا جنھوں نے کہا

اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ

بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ

جلد لکھیں گے ہم جو کہا انھوں نے اور قتل کرنا ان کا

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ

نبیوں کو ناحق اور کہیں گے

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ

چکھو عذاب آگ میں جلنے کا یہ بسبب

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ

اس کے ہے کہ پہلے کیا ہاتھوں تمہارے نے اور یہ کہ

اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ۚ

اللہ نہیں ہے ظلم کرنے والا اوپر بندوں کے

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ

وہ جنھوں نے کہا بے شک اللہ نے عہد کیا

اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

ہم سے یہ کہ نہ ایمان لائیں ہم کسی رسول پر جب تک کہ

کہ وہ ہماری گرفت سے نکل چلے بلکہ ہم تو محض اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ گناہ میں ترقی کرتے چلے جائیں تاکہ قیامت کے روز جب خدا ان سے مواخذہ کرے تو وہ بہت ہی ذلیل کرنے والے عذاب کے مستحق ثابت ہوں جس سے انھیں کوئی مفر نہ ہوگا۔ اور اے مسلمانو احد جیسے واقعات تو تمہاری بہتری و بہبود کے لئے ہیں اس لئے کہ ایسی آزمائشوں میں کھرے کھوٹے مومن منافق معلوم ہوجاتے ہیں اور خود تمہارے دلوں سے میل کچیل دور ہو کر وہ خالص ایمان سے بھر جاتے ہیں اور آئندہ کے مقابلوں میں پھر تم کامیاب ہی کامیاب رہتے ہو۔ اور تم کبھی اس دھوکہ میں نہ رہنا کہ خدا تمہیں غیب کی باتیں بتادے گا غیب کے حالات و واقعات کا علم خدا ہی کے شایان شان ہے۔ ہاں وہ اپنے نبیوں میں سے بعض کو منتخب کرکے انھیں چند باتیں آئندہ کی بتادیتا ہے جو امت کی ہدایت کے لئے فائدہ مند ہوں۔ اور چونکہ یہ باتیں نبی خدا کی بتائی ہوئی بیان کرتا ہے اس لئے وہ خود غیب داں نہیں کہا جاسکتا ہاں تمہارے لئے اے مسلمانو یہی زیبا ہے کہ تم اللہ اور

يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ

نہ لائے ہمارے پاس ایسی قربانی کہ کھا جائے اسکو آگ

قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ

کہہ دو ان سے یقینا آئے تمہارے پاس رسول مجھ سے

قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي

پہلے ساتھ نشانیوں کے اور ساتھ اس کے کہ

قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ

کہا تم نے پس کیوں قتل کیا تم نے ان کو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ○ فَإِنْ

ہو تم سچے پس اگر

كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ

اگر جھٹلاویں تجھ کو پس یقینا جھٹلائے گئے رسول

مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنٰتِ

تجھ سے پہلے جو آئے ساتھ دلیلوں کے

وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ○

اور صحیفوں کے اور کتاب روشن کے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط

ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو

رسول کے حکم کی بے چون وچرا خوش دلی سے تعمیل کرو۔ اگر
تم ایسا سچا ایمان اور تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کر لوگے تو
یاد رکھو تمہیں میں بہت بڑا اجر دوں گا۔ جو لوگ خدا کے
دئے ہوئے مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے میں
بخل کرتے ہیں وہ اس کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ
یہ ان کے حق میں بہت برا ہے اس لئے کہ قیامت کے
دن اسی مال کا طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا
جو ایک ذلت ورسوائی کا نشان ہو گا اور کیا وہ اتنا نہیں
سمجھتے کہ آخر میں زمین وآسمان کے تمام مال ومتاع کا
مالک تو خدا ہی ہو گا وہ اپنے سب مال یہاں چھوڑ کر
چل دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں
وہ تمہاری ایک ایک نقل وحرکت سے آگاہ ہے اس
لئے ہر دم یہ تصور رکھو کہ ہمیں خدا دیکھ رہا ہے ؞
جس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا مال فی
سبیل اللہ خرچ کرنے کی ترغیب ان الفاظ میں دلائی
کہ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے جس کے عوض اللہ
تعالیٰ اس کو آخرت میں کئی گنا اجر دے گا تو یہودیوں

وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

اور سوائے کے نہیں کہ پورے دیے جاؤ گے تم اجر تمہارے دن

الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

قیامت کے پس جو شخص کہ دور کیا گیا آگ سے

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

اور داخل کیا گیا جنت میں پس یقیناً کامیاب ہوا

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

اور نہیں زندگی دنیا کی مگر پونجی

الْغُرُوْرِ ○ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

دھوکہ کی تم ضرور آزمائے جاؤ گے بیچ مالوں تمہارے

وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

اور نفسوں تمہارے کے اور ضرور سنو گے تم ان

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

لوگوں سے کہ دیے گئے کتاب

قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا

پہلے تم سے اور ان لوگوں سے کہ شرک کیا انہوں نے

اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا

ایذا کی باتیں بہت اور اگر صبر کرو گے تم

نے مسلمانوں کو بطور طنز کے کہا کہ تمہارا خدا تو فقیر ہے
اور ہم امیر ہیں (خدا ان ملعونوں کو ہلاک کرے!) اس پر اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی یہ دریدہ دہنی جو انھوں نے میری
شان میں کی ہے اور ان کا نبیوں کو ناحق قتل کر دینا یہ
دونوں جرم ایسے سنگین، شدید ہیں کہ ان کو ہم خاص
طور سے ان کی فردِ جرم میں لکھیں گے اور فیصلہ کے
دن ان جرموں کی سزائیں انھیں جہنم میں ڈال دیں گے
کہ اب ذرا اپنی دنیاوی کرتوتوں کی سزائیں جلنے کا عذاب
چکھو جس کے تم مستحق ہو اور تم پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہوگی
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ
عین انصاف کرتا ہے جو نیکی کرتا ہے اس کو جزا دیگا
جو برائی کرتا ہے اس کو سزا دے گا مذکورہ بالا جرموں
کے علاوہ یہودی طرح طرح کی باتیں بناتے تھے مثلاً
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ ہمیں توریت میں
خدا نے یہ نصیحت کی ہے کہ تم اس وقت تک کسی نبی
پر ایمان نہ لانا جب تک کہ اس کے پاس یہ معجزہ نہ ہو
کہ وہ اللہ کے راستے میں کسی جانور کی قربانی کرے

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

اور تقویٰ اختیار کرو پس بے شک یہ کاموں بڑی مردی کے

الْاُمُوْرِ ○ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

کاموں میں سے ہے اور جب لیا اللہ نے عہد

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ

ان لوگوں کا کہ دیے گئے کتاب کہ تم ضرور بیان کرنا

لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز فَنَبَذُوْهُ

اسکو واسطے لوگوں کے اور مت چھپانا تم اس کو پس ڈال دیا اس کو

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ

انہوں نے پس پشت اور بیچ ڈالا اس کو

ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ

مال تھوڑے کے بدلے بس بری ہے قیمت جو لیتے ہیں وہ

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

مت گمان کر ان لوگوں کے متعلق جو خوش ہوتے ہیں اس پر

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا

جو کیا انہوں نے اور پسند کرتے ہیں یہ کہ تعریف کیے جائیں

بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

بسبب اس کے نہیں کرتے پس مت گمان کر ان کو

اور اللہ تعالیٰ اس قربانی کی قبولیت اس طرح سے ظاہر کرے
کہ آسمان سے ایک آگ نازل ہو جو ایک دم اس قربان شدہ
جانور کو اٹھا لے جائے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ان کا
سراسر خدا پر بہتان ہے نہ ہی خدا کسی کے کہنے سے نبیوں
کو مختلف معجزے دیتا ہے بلکہ خدا جس نبی کو جو معجزے
مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے نہ کسی کی فرمائش یا خواہش پر
کسی نبی کو دئے ہوئے معجزوں میں کمی بیشی کرتا ہے
اور اے نبی! تو ذرا ان سے یہ سوال تو کر کہ موسیٰ علیہ السلام
کے بعد ایسے نبی بھی خدا نے تم میں مبعوث کیے جن کو
یہ آسمانی آگ کا معجزہ دیا تھا تو تم نے ان کے ساتھ
کیا سلوک کیا بجائے ان پر ایمان لانے کے تم نے ان کو
قتل کیا لہذا کیا گارنٹی ہے اس بات کی کہ اگر ہم تجھے بھی
آسمانی آگ کا معجزہ دے دیں یہ ضرور ایمان لے آئیں گے
بلکہ اغلب ہے اس کے بعد یہ تجھ کو ہی اور معجزہ کا مطالبہ
کریں۔ اس لئے اے نبی! انھیں بکواس کرنے دیجئے
اپنے مشن میں مستعد رہ۔ اور ان کے جھٹلانے پر کبیدہ
خاطر نہ ہو اس لئے کہ تجھ سے پہلے جس قدر بھی نبی مختلف

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ

ساتھ رہائی کے عذاب سے اور واسطے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلِلَّهِ مُلْكُ

ان کے عذاب ہے دردناک اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہی

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلٰى

آسمانوں اور زمین کی اور اللہ اوپر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ إِنَّ فِي خَلْقِ

ہر چیز کے قادر ہے بے شک بیچ پیدائش

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ

آسمانوں اور زمین کے اور آنے جانے

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي

رات اور دن کے ضرور نشانیاں ہیں

الْأَلْبَابِ ○ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ

واسطے اصحاب عقل کے جو ذکر کرتے ہیں

اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى

اللہ کا کھڑے اور بیٹھے اور اوپر

جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي

کروٹوں اپنی کے اور فکر کرتے ہیں بیچ

معجزے اور اللہ کی کتابیں لے کر دنیا میں آئے ان کو.... مفسد اور شری لوگوں نے جھٹلایا۔ یعنی جو لوگ جھٹلا رہے ہیں وہ بھی مفسد اور فتنہ پرداز ہیں دنیا میں ان سے میں باز پرس کروں یا نہ کروں البتہ موت سے کسی نفس کو مفر نہیں اور موت کے بعد جب ہماری عدالت میں پیش ہوں گے اس وقت ہر شخص کو اس کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک اجر دیا جائے گا اور اس دن وہی شخص... کامیاب سمجھا جائے گا جو دوزخ کی آگ سے دور رہیگا اور بہشت میں داخل کردیا جائے گا۔ رہا اس دنیا کی کامیابی اور مال و متاع یہ نہایت عارضی اور مصنوعی ہیں اس لئے کہ پچاس ساٹھ سالہ زندگی کے بعد یہ بھی ختم ہو جائیں گے مستقل اور حقیقی نقدی تو وہی ہو سکتی ہے جو موت کے بعد بھی انسان کے پاس رہے اور وہ اعمال صالحہ ہیں جن کو لے کر انسان اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگا اور اس نقدی کے بدلے اس کو اللہ تعالیٰ وہ برکات و انعامات عطا فرمائیگا جو دنیا کے شہنشاہوں کو بھی نصیب نہیں۔ لہذا اے مسلمانو تم اس بات کو ذہن نشین کرلو کہ تم تمہارے

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا

پیدائش آسمانوں اور زمین کے اے رب

مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

ہمارے! نہیں پیدا کیا تو نے یہ عبث پاک ہے تو

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ

پس بچا ہم کو عذاب آگ سے اے ہمارے رب بیشک

مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

جس کو تو داخل کریگا آگ میں پس یقیناً ذلیل کریگا تو

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اسکو اور نہیں واسطے ظالموں کے مددگاروں میں سے

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ

اے ہمارے رب! بیشک سنی ہم نے منادی (اس کی جو) پکارتا ہے طرف

لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ

ایمان کے یہ کہہ کر کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر پس ایمان

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

لائے ہم اے ہمارے رب! پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور دور کر

عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ

ہم سے برائیاں ہماری اور وفات دے ہم کو ساتھ نیکوں کے

ایمان کا امتحان ضرور لیں گے اور وہ امتحان اس قسم کا ہوگا کہ اسلام کی اشاعت میں کبھی تمہیں مالی نقصان اٹھانا پڑے گا کبھی جانی نقصان تمہیں ہوگا اور مشرکوں اور اہل کتاب سے طعن و تشنیع تو رات دن تمہیں سننی پڑیگی اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے تو تم خدا کے نزدیک شجاع اور جواں مرد شمار ہو گے اور اس امتحان میں کامیاب ہونیکی تدبیر یہ ہے کہ تم مصائب و آلام میں صبر و استقلال سے کام لینا خدا اور رسول کا دامن نہ چھوڑنا صراط مستقیم سے ایک انچ ادھر ادھر نہ ہٹنا۔ اہل کتاب کے جرموں کا کہانتک ذکر کیا جائے اس ملعون قوم نے ایک سے ایک بڑھکر خدا کی نافرمانی کی ان کے علمار سے خدا نے عہد لیا تھا کہ توریت جو خدا کا پیغام ہے وہ سب لوگوں تک پہنچانا اور اسمیں سے کوئی بات چھپانا نہیں انھوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا اور مالداروں اور حکام وقت سے رشوتیں کھا کر انکی خواہش کے مطابق مسئلے بتانے شروع کر دیے بلکہ یہانتک جسارت کی کہ توریت و انجیل کی آیتوں میں اپنی خواہش کے مطابق ردّ و بدل کر ڈالا۔ مثلاً ان میں سے یہ آیت نکال دی کہ "عیسیٰ علیہ السلام کے بعد احمد نامی پیغمبر آخرالزماں تشریف لائیں گے تم اس پر ضرور ایمان لانا"۔ اے نبی! یہ یہودی و عیسائی علمار اپنی اس کرتوت پر بڑے خوش ہوتے ہیں اور لوگوں کو غلط سلط باتیں بتا کر خواہش اسبات کی کرتے ہیں کہ لوگ انکی تعریف کریں

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى

اے رب ہمارے! اور دے ہم کو وہ چیز جس کا وعدہ کیا ہے تو نے

رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ہم سے بواسطہ رسولوں اپنے کے اور نہ رسوا کر تو ہم کو دن قیامت کے

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

بیشک تو نہیں خلاف کرتا وعدہ کو

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

پس جواب دیا واسطے ان کے رب ان کے نے

اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ

یہ کہ میں نہیں ضائع کروں گا عمل کسی عمل کرنیوالے کا

مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ

تم میں سے (خواہ) مرد ہو یا عورت

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ

بعض تمہارے بعض سے ہیں پس جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

ہجرت کی اور نکالے گئے

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ

گھروں اپنے سے اور ایذا دیئے گئے بیچ

کہ بڑے دیانتدار اور حق گو عالم ہیں توریت و انجیل کی آیات بلا کمی بیشی کے
بیان کرتے ہیں یہ لوگ خدا کے دردناک عذاب سے ہرگز چھٹکارا نہ پا سکیں گے
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس کے زیر فرمان آسمان و زمین
کا نظام ہے اور وہ ایک "کن" کے اشارہ سے جو چاہے کر سکتا ہے ۞ اگر
انسان آسمان و زمین جیسی عظیم الشان چیزوں اور شب و روز کے آنے
جانے اور انکے ایک معینہ قانون و انداز کے مطابق کم و بیش ہونے پر غور
کرے اور اپنی عقل سے کام لے تو بے ساختہ اس کی زبان سے نکلے گا کہ
یقیناً ان چیزوں کے پیدا کرنے والی اور نظم عالم کو قائم رکھنے والی کوئی زبردست
ہستی ضرور ہے یہی ہستی خدا ہے لہذا یہ سمجھکر عقلمند لوگ اپنے دل فوراً اس قوی
و توانا شہنشاہ کی طرف جھکا دیتے ہیں اور اس کو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے
بستروں پہ یاد کرتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں کہ اے اللہ! تو نے جو یہ دنیا
کا عظیم الشان کارخانہ بنایا ہے فضول اور بلا مقصد نہیں بنایا بلکہ اس کا ایک
اور صرف ایک مقصد نظر آتا ہے وہ یہ کہ انسان اس کے بنانے والے کے حکم
کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اس لیے اے رب العزت ہم تیری اطاعت
قبول کرتے ہیں تو ہمیں اس بدترین سزا سے محفوظ رکھ جو تیری اطاعت
قبول نہ کرنے والوں کو ملنی چاہیے یعنی دوزخ کی آگ جسمیں داخل ہونا .....
اشرف المخلوقات انسان کے لیے انتہائی ذلت کا باعث ہوگا اور جسرا آگے

سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ

راستے میں میرے کے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُ

دور کر دوں گا ان سے برائیاں ان کی اور ضرور

دْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

داخل کر دوں گا انہیں ایسی بہشتوں میں کہ جاری ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا

نیچے ان کے سے نہریں دیا صلہ اللہ کی

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

طرف سے ہے اور اللہ

عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

اس کے پاس عمدہ صلہ ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ

نہ دھوکہ میں ڈالے تجھ کو گھومنا پھرنا ان لوگوں کا

كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ

کہ کافر ہوئے بیچ شہروں کے فائدہ (اٹھا لیتے ہیں)

قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ

تھوڑے عرصہ کے لیے ہیں پھر ٹھکانا ان کا جہنم ہے

ان ظالموں کو کوئی نہ چھڑا سکیگا۔ اے ہمارے رب! تیرا رسول محمد صلعم چونکہ ہمیں تیری ہی طرف بلاتا ہے اس لیے ہم اس داعی کی منادی پر لبیک کہتے ہوئے تجھ پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں لہذا اے پروردگار! آج سے پہلے پہلے جو بھی گناہ ہم سے سرزد ہوئے تو ان کو بخشدے اور جو برائیاں ہم نے کیں تو ان کو ہمارے نامہ اعمال سے محو کردے اور اے ہمارے رب! تو ہمیں مرتے دم تک ایمان پر ثابت قدم رکھ تاکہ وفات پاتے ہی ہم تیرے نیک بندوں سے جاملیں جو ہم سے پہلے گذرے اور اس کے بعد تو ہمیں وہ بہشتیں عطا فرما جن کا وعدہ تو اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے واسطے سے اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں سے کرتا چلا آیا ہے اور ہمیں یارب قیامت کے دن انسانوں اور فرشتوں کے سامنے نادم و رسوا نہ کرنا بیشک اے رب تو اپنا وعدہ اپنے فرمانبردار بندوں سے ضرور پورا کریگا اور ہم نے تیری فرمانبرداری خوشی سے قبول کرلی ہے۔ ان عقلمند انسانوں کی دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے سچے تابعدار بندو! میں نے تمہاری دعا قبول کی اور تم چونکہ مجھ پر ایمان لے آئے ہو اس لئے تم میں سے جو بھی نیک عمل کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور خواہ وہ مسلمان کی اولاد ہو یا کافر کی اس کے اعمال میں ہرگز ضائع نہ کروں گا۔ بلکہ ان کے اعمال صالح کا پورا پورا معاوضہ دونگا۔ بالخصوص میں اپنے ان بندوں کی برائیاں دور کرکے انھیں بہشتوں

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اور بری جگہ بستر البتہ جو لوگ ڈرتے ہیں

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

رب اپنے سے واسطے ان کے بہشتیں ہیں کہ جاری ہیں نیچے ان کے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ

نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ ان کے مہمان نوازی

اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ

اللہ کیطرف سے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے بہتر ہے واسطے نیکوں کے اور بیشک

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اہل کتاب ہیں سے ایسا شخص بھی ہے جو ایمان لاتا ہے اللہ پر

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ

اور جو کچھ نازل کیا گیا طرف تمہاری اور جو کچھ نازل کیا گیا طرف ان کی

خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

خشوع کرنے والے اللہ کے سامنے نہیں فروخت کرتے اللہ کی آیات

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

دوسرے بقیمت حقیر کے یہ لوگ واسطے ان کے اجر ان کا ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

ان کے رب کے پاس بے شک اللہ جلد لینے والا ہے حساب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا

اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کراؤ

وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور رہو قائم رکھو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ

ہیں داخل کر دونگا۔ جنھوں نے میرے راستے میں ہجرت کی کفار نے انھیں گھر بار سے
نکالا اور ان کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں وہ میرے راستے میں ہمت و مردانگی
سے لڑے اور بعض ان میں سے شہید ہوئے۔ بہشتوں کا انعام نہایت عمدہ اور پاکیزہ
معاوضہ ہے اور یہ انعام میں خود اپنے ہاتھ سے اپنے بندوں کو دونگا اور اے نبی اور
مسلمانو! کفار جو شہروں میں بڑی شان کے ساتھ لاکھوں کروڑوں کا کاروبار
کرتے پھرتے ہیں تم ان کے اس عارضی تمول اور خوشحالی سے یہ غلط نتیجہ نہ نکالنا کہ یہ
لوگ شاید خدا کے خاص مقرب بندے ہیں جو انھیں دنیا کا اس قدر مال و متاع خدا نے
دیا ہے اس قسم کا شیطانی وسوسہ محض فریب اور دھوکہ ہے انکو جو کچھ بھی ہم نے دیا ہے
وہ محض اس دنیا کی خوشحالی ہے جو بہت جلد ختم ہو جائیگی اس کے بعد یہ لوگ جہنم جیسے
بدترین مکان میں داخل کئے جائیں گے جہاں انکو ہمیشہ ہمیش رہنا پڑیگا اور رہا متقی لوگ
خواہ دنیا میں وہ مالدار اور خوش حال ہوں یا غریب اور تنگدست آخرت میں انکو نہروں
والی بہشتیں ضرور ملیں گی بہشت کے مکانات گویا مہمان خانے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے
متقی لوگوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں سبحان اللہ کس قدر خوش نصیب اور معزز ہیں
وہ مہمان جنکا میزبان خود خدا ہو کروڑ ہا تعریفیں ہیں ایسے مہربان خدا کی جو اپنے گنہگار
بندوں کی اس قدر عزت افزائی فرمائیگا۔ نیک اور متقی لوگوں کو اور کیا چاہیے اس سے
بہتر انعام تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہودیوں
اور عیسائیوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو اللہ پر سچا ایمان رکھتے تھے انھوں

سے قرآن سن کر فوراً اسلام قبول کیا چنانچہ وہ قرآن پر بھی اسی خوشی سے ایمان
لے آئے جیسے وہ توریت و انجیل پر ایمان رکھتے تھے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے
عجز و نیاز کا اظہار کرتے ہیں اور کسی قیمت پر بھی توریت و انجیل کی آیتوں میں گڑبڑ
نہیں کرتے ظاہر ہے کہ اگر کوئی ہم سے یہ کہے کہ قرآن میں سے ایک آیت نکال دو
اور کروڑہا پونڈ ہم سے لے لو تو ہم اس قیمت کو بلکہ اس سے بھی زیادہ قیمت کو نہایت
حقارت سے ٹھکرا دیں گے اس لئے کہ اگر زمین و آسمان کی درمیانی خلا کو سونے سے
بھر دیا جائے تو اللہ کے کلام کی ایک آیت اس سے بھی زیادہ قدر و قیمت رکھتی ہے
مختصر یہ کہ خدا کے کلام کی کوئی قیمت ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا جو قیمت بھی اس کے
بدلہ میں پیش کی جائے گی وہ حقیر اور قلیل ہی ہوگی۔ لہٰذا اہل کتاب میں سے
جو چند ایک حضرات مسلمان ہوئے انھوں نے توریت و انجیل کی ایک آیت
کو بھی کسی بڑی سے بڑی قیمت پر فروخت نہیں کیا یعنی رشوت کھا کر اس کے
معنی غلط سلط نہیں بتاتے۔ یہ بھی خدا کے نزدیک ایسے ہی سچے مومن ہیں جیسے
مہاجرین و انصار لہٰذا ان کا اجر بھی خدا کے ہاں محفوظ رکھا ہے۔ اور وہ دن بہت
قریب ہے جب اللہ تعالیٰ سب سے حساب کتاب لے کر ان کے اجر ان کو تقسیم
کر دیگا۔ لہٰذا اے مسلمانو! اس وقت کا انتظار کرو اور زندگی کے سفر میں جو مصائب
و آلام تمہیں پہنچیں تم صبر کرنا یعنی ایمان پر ثابت قدم رہنے کی پوری پوری کوشش
کرنا اور آپس میں اسطرح سے مربوط رہنا جیسے کسی عمارت کی اینٹیں ایک دوسرے سے
پیوست ہوتی ہیں اور آخری دم تک تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دینا اگر تم نے اس نصیحت پر
عمل کر لیا تو تم دنیا میں بھی عزت اور کامیابی کی زندگی بسر کرو گے اور آخرت میں بھی خدا کے ملتیا

ع ۲۰ / ۱۱